WWW.AHLULHADEETH.NET

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

براءۃِ اہل حدیث

افادات

شیخ العرب والعجم سید علامہ **ابو محمد بدیع الدین** شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ

مُترجم

ڈاکٹر ابو عمیر خورشید احمد شیخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ مطبوعات 6

براءۃ اہلِ حدیث

افادات

شیخ العرب والعجم سید علامہ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ علیہ

مترجم
ڈاکٹر ابو عمیر خورشید احمد شیخ

تقدیم وتصحیح
حافظ عبد الحمید گوندل

الدار الراشدیۃ
پبلیشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹر
نزد جامع مسجد اہلحدیث الراشدی، گلی نمبر ۱، موسیٰ لین، لیاری، کراچی۔ Tel: 7542251

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہے

نام کتاب : .... برأةِ اهلِ حديث

تالیف : .... فضيلة الشيخ ابومحمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمه الله

مترجم : .... الشیخ ڈاکٹر ابوعمیر خورشید احمد شیخ حفظه الله

تقدیم وتصحیح : .... حافظ عبدالحمید گوندل حفظه الله

تاریخ اشاعت: .... صفر ۱۴۲۳ھ بمطابق مئی 2002ء

قیمت : .... [redacted]

کمپوزنگ: .... (ظفر الرحمٰن) **مکتبہ نور حرم** 60 نعمان سینٹر گلشن اقبال بلاک۔5 کراچی

﴿ادارہ کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہیں﴾

- ☆ الدار الراشدیہ نزد جامع مسجد الراشدی، موسیٰ لین لیاری۔کراچی فون: 7542251
- ☆ مکتبہ نور حرم ۶۰ نعمان سینٹر بلاک ۵ گلشن اقبال۔کراچی فون: 4965124
- ☆ مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ کورٹ روڈ کراچی فون: 2635935
- ☆ محمد جنید، مکتبہ توحید، دلی مسجد دہلی کالونی۔کراچی
- ☆ عتیق سنز، مین اردو بازار۔کراچی فون: 2631220
- ☆ علمی کتاب گھر۔مین اُردو بازار کراچی
- ☆ مکتبہ السّلفیہ، شیش محل روڈ۔لاہور
- ☆ مکتبہ قدوسیہ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار۔لاہور
- ☆ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ۔فیصل آباد فون: 631204
- ☆ جامع مسجد عثمان عفان رضی اللہ عنہ سیکٹر G-11/2۔ اسلام آباد
- ☆ مکتبہ دارُ البر دوکان نمبر 4 بالمقابل سروس اسٹیشن ڈگری کالج چوک، اصغر مال روڈ۔راولپنڈی

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	عرضِ مترجم	5
2	تقدیم	6
3	عقل کا تقاضا	12
4	ہماری دعوت	13
5	محمدی جماعت	13
6	اہلحدیث کی نسبت	14
7	حقیقی آزادی	15
8	انگریز اور قرآن وحدیث؟	15
9	ملاوٹ والا مذہب	15
10	دیو بندیت کی ابتداء	16
11	اہلحدیث تو خیر القرون سے ہیں	17
12	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب کے سب اہلحدیث تھے	17
13	چاروں فرقے بعد کی پیداوار ہیں	18
14	قاضی ابو یوسف کی شہادت	18
15	جماعت اہلحدیث کا احسان اور لوگوں کی ناشکری	19
16	انصاف کا ترازو	20
17	اہلحدیث کے معنی	20
18	اہلحدیث اور اہلسنت	21
19	سنت اور حدیث	21
20	رسول اللہ ﷺ نے صرف دو چیزیں چھوڑی ہیں	22
21	خودساختہ شریعت	22
22	شیخ عبدالقادر جیلانی کا فرمان	24
23	اہلحدیث کے دشمن کون ہیں؟	24
24	شیخ عبدالقادر جیلانی اور احناف	25
25	حنفیہ مرجیہ	26

26	قرآن میں تحریف	27
27	ایضاح الادلۃ کا مصنف	30
28	تحریف کی دوسری مثال	30
29	تحریف کی تیسری مثال	.32
30	وحی الٰہی کی عزت	32
31	مدرسہ دیوبند کا صد سالہ جشن اور اندرا گاندھی	33
32	حنفیوں کے اصول اور قرآن وحدیث	34
33	مدرسہ دیوبند کا طریقہ	35
34	دیوبندی مفتی کا جواب	36
35	صحیح حنفی مذہب	36
36	تدوین فقہ حنفیہ کا تاریخی جائزہ	37
37	قرآن اور حدیث کی شان	39
38	چاروں مذہب خیر القرون کے بعد شروع ہوئے	41
39	ایک عجیب مثال	42
40	چار مذہب کہاں سے آئے ؟	42
41	احناف کے نزدیک قرآن کی عزت	44
42	احناف کے نزدیک حدیث کی عزت	45
43	احناف کے چند عجیب وغریب مسائل	46
44	جبری طلاق (زبردستی کی طلاق)	46
45	محدثین کی کتاب الصلوٰۃ	47
46	جھوٹی گواہی	47
47	رسول اللہ ﷺ کی شان میں نازیبا الفاظ	48
48	قرآن کی سورتوں کا انکار	49
49	سورہ فاتحہ کا انکار	50
50	ختم نبوت کو کون مانتا ہے؟	50
51	رسول اللہ ﷺ نے دین کو مکمل پہنچایا ہے	51
52	دیوبندی کلمہ اور درود	52
53	مذہب اہلحدیث کی تصدیق احناف کی زبانی	54

عرضِ مترجم

حضرت العلام استاذی المکرّم سید ابومحمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ کی علمی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ کی تبلیغی مساعی سے جماعت اہلحدیث کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ قرآن وحدیث کی اشاعت کے سلسلہ میں آپ نے ۶۰ کتب عربی زبان میں' ۳۲ کتب اردو زبان میں اور ۲۱ کتب سندھی زبان میں تصنیف فرمائی ہیں۔

کتاب ہذا ''برأۃ اہلحدیث'' جو آپ کے ہاتھوں میں ہے' ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی کی طرف سے جماعت اہلحدیث پر لگائے گئے الزامات کا علمی انداز سے جواب ہے۔

ماسٹر اوکاڑوی نے نیوسعید آباد میں تقریر کے دوران جماعت اہلحدیث پر غلط اور جھوٹے الزامات لگائے تھے' اس کے جواب میں حضرت العلام استاذی المکرّم سید ابومحمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ نے ۱۰ اگست ۱۹۸۴ کو اسٹیشن گراؤنڈ نیوسعید آباد میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر کے ان الزامات کا علمی انداز سے جواب دیا' چونکہ شاہ صاحب کی تقریر سندھی زبان میں تھی جسے تنظیم نوجوانانِ اہلحدیث نیوسعید آباد ضلع حیدرآباد سندھ نے ٹیپ مانیٹرنگ کے ذریعے سندھی زبان میں شائع کیا تھا لہٰذا مضمون کی افادیت اور اہمیت کے پیش نظر اس کا اُردو ترجمہ ھدیہ قارئین ہے۔ اس ترجمہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ خود حضرت العلام استاذی المکرّم نے ازراہِ شفقت اس ترجمہ کو غور سے پڑھا اور جہاں ضروری سمجھا تصحیح فرما کر شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ وہ اس حقیر سی کوشش کو شرف قبولیت عطاء فرمائے اور اس کتاب کے ذریعہ حق کو واضح فرما کر قارئین کو کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے تا کہ تقلید کی بندشوں سے آزاد ہو کر کتاب وسنت کی صحیح تعلیمات سے مستفید ہوسکیں۔

ڈاکٹر ابوعمیر خورشید احمد شیخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ. (الانبیاء:۱۸)

بلکہ ہم حق کو باطل سے ٹکراتے ہیں تو وہ (حق) باطل کا سر کُچل دیتا ہے۔ باطل مٹنے والا ہے، ہلاکت ہے تمہارے لئے اس وجہ سے جو تم بیان کرتے ہو۔

محترم قارئین کرام! اس وقت جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے یہ دراصل استاد الاساتذہ شیخ العرب والعجم علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ کی ایک تقریر ہے جو آپ نے ماسٹر امین اوکاڑوی کے الزامات کے جواب میں 10 اگست 1984ء کو اسٹیشن گراؤنڈ نیوسعید آباد سندھ میں ایک جلسہ عام میں کی تھی۔

اگرچہ شیخ العرب والعجم علامہ المحدث سید بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ اور ایک اسکول ٹیچر کا موازنہ کسی بھی لحاظ سے مناسب نہیں ہے بلکہ شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اگر ماسٹر امین اوکاڑوی جیسے لوگوں کی کسی بات کا جواب دیا ہے تو یہ ماسٹر صاحب اور ان جیسے لوگوں کی عزت افزائی ہے ورنہ دو دونی چار کا پہاڑہ پڑھانے والا اسکول ٹیچر اور کہاں مفسرِ قرآن، محدث العصر اسماء الرجال میں یدطولیٰ کے مالک، علم کے بحرِ ذخار۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہین کا جہاں اور

مگر جب مذہبی تعصب اس انتہاء کو پہنچ جائے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو تو درجہ اجتہاد سے گرادیا جائے اور علم اور تفقہ کا دعویٰ کرنے والے، سوادِ اعظم کا راگ الاپنے والے بڑے بڑے جامعات بنا کر، کئی کئی گز کی

پگڑیاں باندھ کر علامہ ومفتی کہلوانے والے ایک اسکول ٹیچر کو مناظر بنا کر' اہلِ حق پر دشنام طرازی' قرآن وحدیث پر اعتراضات اور علمائے حق کی تحقیر کیلئے شُترِ بے مُہار کی طرح کھلا چھوڑ دیں تو ایسے میں مجبوراً داعیانِ قرآن وسنت کو دینِ حنیف' مسلکِ حقہ' قرآن وحدیث کے دفاع کیلئے بلا لحاظِ مراتب اپنا دینی فریضہ نبھانے کیلئے میدان میں آنا پڑتا ہے۔ خیر القرون کے بعد وجود میں آنے والے خودساختہ مذاہب کی فطرت ہی ایسی ہے کہ دنیا میں " اول بیت وضع للناس " جو کہ دراصل "قیاما للناس" یعنی نوعِ انسانی کی وحدت کو قائم کرنے کیلئے بنایا گیا تھا اور جو بیت العتیق یعنی آزادی کا نشان تھا۔ وہاں بھی اپنی فطرت سے مجبوران دشمنانِ وحدتِ امت نے چار مُصلے لگائے' اللہ کے گھر کو بھی تفرقہ سے مبرّ انہ رہنے دیا' ایسے لوگ جب مسلسل اللہ کے دین قرآن وحدیث پر اعتراض کریں۔ داعیانِ قرآن وسنت پر الزام تراشیاں کریں تو پھر اہلِ حق بھی ان کے نام نہاد دلائل کو ھباء منثوراً کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ فرقہ واریت کو ہوا دینا معیوب ہے' امتِ مسلمہ کو حبل اللہ اور عروہ وثقیٰ پر متفق کرنا علماء کی ذمہ داری ہے مگر جب علماء کے لبادے میں ماسٹر اوکاڑوی اور ان جیسے لوگ امت کو فرقوں میں تقسیم کریں اور مسلکِ اہلحدیث پر بے بنیاد الزامات لگائیں تو ان کو انہی کی زبان میں جواب دینا لازمی ہوتا ہے ورنہ خاموشی کو لوگ بزدلی یا ناکامی سمجھ لیتے ہیں اور باطل کو کسی کی چرب زبانی کی وجہ سے پزیرائی حاصل ہونے لگتی ہے۔ دیوبند مکتب فکر نے ہمیشہ جماعتِ اہلحدیث کو نقصان پہنچایا ہے' وہ اس طرح کہ جہاں ان کو اپنی شکست کا خطرہ ہو یا ان کی طاقت کم ہو تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارا اہلحدیث سے کوئی اختلاف نہیں' ہمارا عقیدہ ایک ہے' ہم سب مل کر بدعتیوں اور مشرکین کے خلاف کام کریں گے مگر عملاً ان کے سارے مناظرے' سارے جلسے' ساری کتابیں اور سارے فتوے جماعت اہلحدیث کے خلاف ہوتے ہیں۔ اگر کہیں اہلحدیث کی مسجد بننے لگتی ہے تو دیوبندی حضرات ہی سب سے زیادہ مخالفت کرتے ہیں' اگر مسجد بریلوی کی ہو یا شیعوں کا امام باڑہ بن رہا ہو تو دیوبندی کبھی اعتراض نہیں کرتے۔ ان کی کتابیں دیکھیں تو سارا زور اس بات پر ہوتا ہے کہ کسی طرح نبی اکرم ﷺ کی احادیث میں غلطیاں نکالیں' دین کو نامکمل ثابت کریں' جماعتِ اہلحدیث کو دین سے خارج

ثابت کریں جبکہ بریلویوں کے خلاف ان کی کتنی کوششیں ہیں؟؟

اس لئے کہ ان کا مذہب ایک ہے' ان کی فقہ ایک ہے' ان دونوں کے مذہب انڈیا کے شہروں کے نام پر مبنی ہیں' انہیں اس بات کی توفیق نہ ہوئی کہ اپنے مذہب کا نام مکہ' مدینہ یا محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرتے۔ پاکستان بننے سے قبل بھی ان کے مناظرے اہلحدیث سے ہوتے تھے اور اب پاکستان میں جب ان کے پاس کوئی مستند عالم اس قابل نہ رہا تھا کہ وہ اپنے خودساختہ مذہب کا دفاع کر سکے تو ایک اسکول ماسٹر کو مناظرِ دیوبندیت بنا کر اہلحدیثوں کے خلاف تبرابازی کی ڈیوٹی پر لگا دیا۔ آج جب کہ وہ آنجہانی ہو چکے ہیں' میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ غالباً ماسٹر صاحب نے اپنی زندگی میں نہ تو کبھی کسی شیعہ کے خلاف تقریر کی ہے نہ مناظرہ' نہ کسی بریلوی کے خلاف کتاب لکھی نہ کوئی مناظرہ کیا ہے۔ اس کی ساری زندگی قرآن' حدیث اور اہلحدیث کے خلاف کام کرتے گزری' موضوع روایات' قرآن میں تحریف' احادیث کا رَدّ' غرض جو کچھ بھی کرنا پڑے دیوبندی حضرات کرنے سے دریغ نہیں کرتے' انہیں اللہ کا خوف ہے نہ رسول اللہ ﷺ کے فرامین کا پاس ہے' صرف اپنا خودساختہ مذہب ثابت کرنا ہے اس کیلئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مجتہد ماننے سے انکار کرتے ہیں اور ایک اسکول ٹیچر کو عالم کی مسند پر بٹھاتے ہیں مگر سب کوششیں بیکار' سب جتن برباد' سارے مکروفریب تارِ عنکبوت۔ اس لئے کہ اللہ کا دین جب کفارِ مکہ ختم نہ کر سکے' یہودی اسرائیلیات شامل کر کے اس کو مشکوک نہ کر سکے' اہلِ فارس کی موضوعات اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں اس لئے کہ اس وقت بھی محدثین رحمہم اللہ نے ان تمام سازشوں کا مقابلہ کیا اور آج بھی اہلحدیث اس مشن کو کامیابی سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

امین اوکاڑوی جیسے لوگوں کی زندگیاں ختم ہو گئیں' ان کی تفقہ' منطقیت' تحریفات' احادیث کا رَد اور علمائے حق کی تنقیص' یہ سب کچھ کسی ایک بھی اہلحدیث کو اپنا مسلک چھوڑنے پر آمادہ نہ کر سکیں جبکہ اللہ کے فضل سے ان کے بڑے بڑے جید علماء خودساختہ مذہب کو خیر آباد کہہ کر مسلکِ حق کو اختیار کر رہے ہیں اس لئے کہ اہلحدیث کی دعوت اتنی خالص اور قرآن وحدیث کے سچے دلائل پر مبنی ہے کہ جو

بھی ذی عقل، تعصب سے بالاتر ہو کر ان دلائل کو سنتا ہے وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا جبکہ دیگر مذاہب والے اپنے ائمہ کے اقوال، مفتیوں کے فتوے اور علماء کی آراء کی طرف دعوت دیتے ہیں، کہاں وحی الٰہی اور کہاں قیل وقال کی سعی لاحاصل۔

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

اہلحدیث خود کو ان فرقوں کا مقابل نہیں سمجھتے اس لئے کہ یہ چار مذاہب خود ہی ایک دوسرے کے معارض و مقابل ہیں، ان کی آپس کی چپقلش اور فقہی موگاشفیوں سے تنگ آ کر ہی متلاشیانِ حق مسلک اہلحدیث اختیار کرتے ہیں جو تمام تعصّبات وتفرقات سے بالاتر ہو کر امت مسلمہ کو صحیح دین یعنی قال اللہ اور قال الرسول کی دعوت دیتا ہے، اپنے کسی عالم، مفتی یا امام کے اقوال کی طرف نہیں بلاتا۔ اہلحدیث کا عقیدہ ہے کہ قرآن نے آ کر دین کو مکمل کرلیا ہے اور تمام مسلمانوں سے کہہ دیا ہے کہ "وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا". (ال عمران: ۱۰۲) سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو، آپس میں تفرقہ بازی مت کرو، فرقوں میں تقسیم مت ہو، دین کے اس اصل الاصول کو اپناؤ، اسی میں تمہاری فلاح ہے۔ اگر کسی امام، عالم نے اپنی معلومات اور محنت وکوشش سے کبھی دین کی خدمت کی ہے، امت کی رہنمائی کی ہے تو اہلحدیث اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ائمہ اور مجتہدین کا احترام کرتے ہیں، فقہ کی قدر کرتے ہیں، علماء سے مسائل پوچھنا اور مفتیوں سے فتاویٰ لینا دین کی ضروریات میں سے سمجھتے ہیں مگر یہ سب کچھ اللہ اور رسول کے فرامین کے مطابق ہوگا۔ اگر کسی کا قول، فتویٰ اور اجتہاد اللہ کے کلام یا رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے خلاف ہے تو اسے تسلیم نہیں کرتے اور اگر کوئی شخص یا کوئی مذہب عوام کو قرآن وحدیث کے خلاف کسی بات کی طرف دعوت دیتا ہے تو اہلحدیث اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس کا رد کریں، مقابلہ کریں، ملت کو صحیح دین سے آگاہ کریں، یہی کچھ اہلحدیث کے عوام اور علماء کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔

شیخ العرب والعجم علامہ سید بدیع الدین شاہ صاحب رحمہ اللہ کی تقریر "براءۃ اہلحدیث" بھی اس سلسلے کی ایک تحقیقی، جرات مندانہ اور چشم کشا، بے باکانہ اور یادگار تقریر ہے۔ جس نے دیوبندیت کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اس میں نہ تو ماسٹر اوکاڑوی کی طرح عامیانہ زبان استعمال کی گئی ہے اور نہ کسی اسکول ٹیچر کی طرح بچوں کو بہلانے والے لطیفہ نما دلائل ہیں بلکہ قرآن، حدیث، تاریخ، دیوبندی کتب، اخباری حوالہ جات سے ثابت شدہ ایسے ٹھوس دلائل ہیں کہ جو کسی بھی غیر متعصب شخص کو تقلید کے اندھیرے سے قرآن وحدیث کی روشنی کی طرف لانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

مذکورہ تقریر شاہ صاحب رحمہ اللہ نے سندھی زبان میں کی تھی اور پھر سندھی زبان میں شائع ہوئی تھی پھر اُردو زبان میں شائع ہوئی اور عوام وخواص میں قبول عام کا درجہ حاصل کیا۔ اب الدار الراشدیہ نے اسے مزید جاذب نظر اور تصحیح وتنقیح کے بعد شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے امید ہے کہ شاہ صاحب رحمہ اللہ کی دیگر کتب کی طرح یہ کتاب بھی دین حق کی تبلیغ کا اہم ذریعہ ثابت ہوگی اور فرقہ واریت پھیلانے والوں کے دجل وفریب کا پردہ چاک کر کے تقلید کی جکڑ بندیوں میں قید لوگوں کو قرآن وحدیث کی آزاد فضا میں لانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ انشاء اللہ

اللہ سے دعا ہے کہ اسے شاہ صاحب رحمہ اللہ کیلئے صدقہ جاریہ بنائے اور ناشران ومعاونین کی مساعی کو اپنے دربار میں قبول فرمائے۔ آمین

حافظ عبدالحمید گوندل

خطیب جامع مسجد صراطِ مستقیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ أعْمَالِنَا مَنْ یَھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ اَشْھَدُ أنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ .اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ .

اما بعد ! فَإنَّ خَیْرَ الْکَلَامِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْيِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِیْ النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ.

صدر گرامی قدر و معزز سامعین ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم ہمیشہ مثبت پہلو پیش کرتے ہیں یعنی اپنے مسلک کو قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کرتے آئے ہیں پھر ان پر اعتراضات ہوتے ہیں تو اس کا جواب دیا جاتا ہے مگر اس وقت تم لوگوں (یعنی دیوبندی حضرات) نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ بہت افسوسناک ہے۔ اصولاً ہر کسی کو حق ہے کہ اپنا مذہب بیان کرے اور اس پر اپنے دلائل پیش کرے' اس ضمن میں کسی کیلئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے' سننے والوں کو چاہئے کہ سب کی باتوں کو سنیں اور ان میں سے جو بات صحیح ہو اس کا انتخاب کریں۔

عقل کا تقاضا

اللہ تعالیٰ نے عقل والوں کا طریقہ یہ بتایا ہے:۔

﴿اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِکَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾.(الزمر:۱۸)

عقل منداور من جانب اللہ ہدایت یافتہ وہ ہیں جو باتیں سننے کے بعدان میں سے صحیح بات کاانتخاب کرتے ہیں۔

صرف اتنی سی بات ہے' کوئی جھگڑانہیں ہےاور نہ ہی کوئی کسی کا پابند ہے' مگر یہ طریقہ اختیار کرنا کہ جماعت اہلحدیث پر حملہ کرنا' اسے برے الفاظ سے متہم کرنا اور اسے شیطانی جماعت کہنا' کبھی انگریزی جماعت کہنا وغیرہ وغیرہ' یہ الفاظ استعمال کرنے کے بعدتم نے سعید آباد کے باشندوں کو مجبور کیا کہ وہ تمہارا پول کھولیں۔اب سنیئے:۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

اب آیئے اوراپنے کان کھول کر سنیئے' اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہواور ہم کہاں سے آئے ہیں۔

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

اب آئینے کے اندراپنا چہرہ دیکھئے' چونکہ تم نے ہمیں مجبور کیا ہے ورنہ ہم نے ہمیشہ مثبت پہلو اختیار کیا ہے نیز ہم اس بات کے خلاف ہیں کہ کسی کے عیب کھول کر بیان کریں۔

ہماری دعوت

تم خود تحقیق کرو، ہم آپ کو بار بار دعوت دیتے ہیں کہ:۔

میرے بھائیو! مولویوں کی باتوں کو آپ چھوڑیں، قرآن شریف اور حدیث شریف کا تمہاری اپنی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے، آپ کو چاہئے کہ آپ خود اسے پڑھیں اور اس کے حاشیہ کو نہ پڑھیں، آپ پر حقیقت خود بخود واضح ہو جائے گی۔ ہماری تقریروں پر بھی آپ نہ جائیں، آپ خود جا کر دیکھیں (مطالعہ کریں) اور قرآن وحدیث میں جو چیز ملے اسے لے لیں۔ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا فلاں عالم کو نہ مانو، صرف ہمیں مانو، نہ ہی اس طرح کوئی اور ہماری طرف سے کہے گا۔ ہماری دعوت یہ ہی ہوتی ہے (یعنی قرآن وحدیث کی تبلیغ) مگر تمہارے رویے سے مجبور ہو کر ہمیں کچھ کہنا پڑتا ہے۔ اب تمہیں بھی ہم سے وہی امید رکھنی چاہئے کہ جس طرح تم نے اپنے سینے کا بخار نکالا ہے اسی طرح دوسرے کی بات بھی ٹھنڈے دل سے سنو۔ ہمیں بھی حق ہے، جس طرح تم نے ہمیں سنایا ہے اسی طرح ہماری بھی سننی پڑے گی۔

محمدی جماعت

آیئے آپ کو بتاؤں کہ ہماری جماعت محمد ﷺ کی جماعت ہے، یہ کسی امتی کی طرف منسوب نہیں ہے، بالکل سیدھے رستہ پر نبی ﷺ کی جماعت ہے جسے اللہ جل شانہ نے مقرر فرمایا ہے اور ہماری نسبت بھی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہی کی طرف ہے، جن کی نسبت سے ہم مکی مدنی کہلاتے ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ کا اصلی وطن ہے۔ مکہ مکرمہ سے (ہجرت کے بعد) آپ مدینہ منورہ میں سکونت پذیر ہوئے اس لئے ہمارا مذہب مدینہ والے کا مذہب ہے، جہاں ہمارے امام ﷺ آرام فرما ہیں، جہاں انہوں نے اسلامی نظام حکومت نافذ کیا اور وہیں سے تمام عالم کی اصلاح فرمائی۔ ہماری نسبت اسی ذاتِ والا کی طرف ہے۔

اہلحدیث کی نسبت

دوسری طرف لوگوں کی نسبتیں مختلف ہیں۔ کسی کی کسی شہر کی طرف نسبت ہے' کسی کی کسی وطن کی طرف نسبت' تو کسی کی کسی قوم کی طرف یا کسی فرد کی طرف نسبت۔ پھر تم ہمارا مقابلہ کر سکتے ہو؟ تم جس کے پیچھے (یعنی جس کی اتباع میں) لگے ہوئے ہو یا جس امام یا پیر کے پیروکار ہو اس میں فلاں قسم کے عیوب یا خامیاں ہیں لیکن ہمارا امام ان تمام عیوب سے پاک ہیں۔

برادران! اس مقابلے کے ہم قائل ہی نہیں ہیں۔ ہمارا اسٹیج علیحدہ ہے اور تمہارا اسٹیج دوسری زمین کے اوپر ہے یعنی تم امتیوں کے پیچھے لگنے والے ہو' ہم امتیوں کے پیچھے لگنے والے نہیں ہیں۔ ہم سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کے پیروکار ہیں۔ یہاں ایک ہی لفظ میں ہمارا اور تمہارا فرق ظاہر ہوگیا ہے۔ باقی دوسری طرف نسبتوں کے ہم قائل نہیں۔ ایک آدمی کا قصہ میں آپ لوگوں کو پہلے بتا چکا ہوں' اب پھر سناتا ہوں۔ ریل میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ کیا آپ دیوبندی ہیں؟ میں نے کہا کہ بھائی میں سعید آبادی ہوں۔ وہ سمجھا کہ میری بات نہیں سمجھے' تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد کہا جناب عالی! میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ دیوبندی ہیں؟ میں نے کہا بھائی میں سعید آبادی ہوں۔ کہنے لگے میرا مطلب یہ ہے کہ کچھ علماء دیوبندی ہوتے ہیں اور دوسرے علماء بریلوی ہیں' اس لئے میں نے آپ سے پوچھا ہے۔ میں نے کہا بھائی بریلی شہر میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہاں البتہ دیوبند شہر گاڑی میں گزرتے ہوئے دیکھا ہے' باقی میں سعید آباد میں رہتا ہوں اس لئے میں سعید آبادی ہوں۔ کہنے لگا جناب رہائش اور وطن نہیں پوچھتا' بھائی پھر کیا پوچھتے ہو؟ کہنے لگا میں پوچھتا ہوں کہ بعض مذہب کے دیوبندی ہوتے ہیں اور دوسرے مذہب کے بریلوی ہوتے ہیں' میں نے کہا مذہب پوچھتے ہو؟ کہا جی ہاں۔ میں نے کہا مذہب کے لحاظ سے میں مدنی ہوں۔ پھر آپس میں کہنے لگے یہ وہ وہ .... ہے۔ کیا کہنے لگے انہی کو خبر ہے۔

حقیقی آزادی

ہم نے اپنے آپ کو اس چیز سے آزاد سمجھا ہے کہ کسی شہر کے پابند ہو رہیں یا کسی شہر کی طرف اپنے آپ کو منسوب کریں یا کسی ہستی کی طرف اپنے آپ کو منسوب کریں، ہمیں اللہ جل شانہٗ نے ایسی ہستی عنایت فرمائی ہے کہ قیامت تک کسی دوسری ہستی کی ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہمارے لئے شہر بھی انہی کا ہے، ہمارے لئے قیادت بھی انہی کی ہے اور ہمارے لئے مذہب بھی انہی کا عطا کردہ ہے (جو منزل من اللہ ہے) ہم اس میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہیں کرتے کہ دوسری طرف جھانک کر دیکھیں، شاید تمہیں کچھ نظر آیا ہوگا جبھی دوسری طرف گئے ہو۔ ہمیں تو (اپنی قیادت میں) کوئی قابل اعتراض چیز نظر ہی نہیں آئی۔

انگریز اور قرآن و حدیث؟

باقی یہ کہنا کہ سو سال کا عرصہ ہوا ہے کہ انگریز نے ہمیں اٹھایا ہے یا انگریز نے ہمیں میدان میں اتارا ہے یا ملکہ وکٹوریہ نے اس جماعت کو (ظہور بخشا) ہے، لیکن ذرا سوچو کہ قرآن و حدیث کو انگریز سے کیا واسطہ؟ قرآن و حدیث تو خالص چیز ہے بھلا اس میں انگریز کیا کر سکتا ہے؟ بلکہ وہ تو ملاوٹ والی چیز مین اپنا ہاتھ ڈال سکتا ہے۔

ملاوٹ والا مذہب

تمہارا مذہب ہی ملاوٹ والا ہے۔ کبھی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول، کبھی امام زفر رحمہ اللہ کا قول، کبھی امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول تو کبھی امام محمد رحمہ اللہ کا۔ کبھی کسی کے قول پر فتویٰ تو کبھی دوسرے کے قول پر فتویٰ۔ تم لوگوں کا مذہب ہی ملاوٹی ہے۔ اس پر انگریز حملہ کر سکتا ہے اس لئے تو اس معنی میں آپ ہی کا یہ شعر ہے جو کھل کر (نسبتوں کی) ترجمانی کر رہا ہے۔

بندہ پروردگارم امت احمد نبی — دوست دارے چہار یارم تابہ اولاد علی

مذہب حنفی دارم ملت حضرت خلیل — خاکپائے قطب عالم زیر سایہ ہر ولی

ہمارے ہاں سندھیوں (بریلوی، حنفی سندھیوں) کی مثال لے لیجئے، کہتے ہیں ''سب پیروں کی خیر'' کسی کا مذہب، کسی کی ملت، کسی کا مرید، کسی کا خلیفہ، کسی کے پیروں کے نیچے، کسی کا بندہ، کسی کا نوکر، ہم نے تو یہ سب تعلقات قطع کر دیئے ہیں۔ ہم بندے صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہیں اور پیروی، اتباع صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی کرتے ہیں۔ انگریز ہوں چاہے وہ (عیسائی) یا یہودی ہوں، وہ ملاوٹ والی چیز کو فوراً ہاتھ لگاتے ہیں، مگر خالص چیز کو کون ہاتھ لگا سکتا ہے؟ یہ ہے اصول کی بات۔

اب آیئے میں آپ کو بتاؤں کہ تم پہلے اپنے گھر کی خبر لو کہ تم کہاں سے شروع ہوئے (یعنی تمہاری ابتداء کہاں سے ہوئی؟)۔

دیوبندیت کی ابتداء

میرے دوستو! ''دیوبند'' کو قائم ہوئے سو سال سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے۔ ابھی چند سال پہلے انہوں نے اپنا سو سالہ جشن منایا ہے۔(۱) انگریز کو بھی تقریباً سو سال سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہو گا، اسی انگریز کے دور سے پہلے کسی کتاب، کسی رسالہ، کسی مضمون میں مجھے دیوبند کا لفظ دکھا دو اور (بطور انعام) ایک ہزار روپیہ وصول کرو۔ کسی بھی کتاب میں سے دیوبندی مذہب دکھاؤ۔ انگریزوں کے وجود سے پہلے کوئی ایک کتاب بھی دکھاؤ جس میں یہ لکھا ہو کہ فلاں آدمی دیوبندی ہے۔

1۔ ابھی گزشتہ سال اپریل 2001 میں انہوں نے پشاور شہر میں خدمات دارالعلوم دیوبند کا ڈیڑھ سو سالہ جشن منایا ہے۔ کراچی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ ضربِ مومن نے اس موقع پر ''دارالعلوم دیوبند'' نمبر شائع کیا جس میں مدرسہ دیوبند کی مختلف تصویریں اور اکابر دیوبند کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کا قیام: اس کے تحت مولانا شفیع چترالی لکھتے ہیں:۔ ''15 محرم الحرام 1283ھ بمطابق 30 مئی 1867ء کو علم و معرفت کا یہ چشمہ پھوٹا''۔

قارئین کرام! غور فرمائیں 1867ء کو بنیاد رکھی گئی ہے اور 2001ء کو ڈیڑھ سو سالہ جشن منایا گیا ہے یعنی ابھی قیام دیوبند کو صرف 134 سال گزرے ہیں مگر انہوں نے ڈیڑھ سو سالہ جشن پہلے ہی منا لیا ہے۔ ایں چہ بوالعجبی است۔

ملاحظہ ہو ضربِ مؤمن جلد:5 شمارہ:16۔13 تا 19 اپریل 2001ء

(عبدالحمید گوندل)

اهلحدیث تو خیر القرون سے هیں

ورنہ میں آپ کو دکھاتا ہوں اور دنیا کی کتابیں شاہد ہیں کہ اہلحدیث رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے چلے آرہے ہیں۔ دور نہ جایئے یہ آپ کے قبلہ وکعبہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد امام محمدؒ جنہوں نے ان کا مذہب جمع کیا ہے اور کتاب میں مرتب کیا ہے انہی کیلئے کہا جاتا ہے کہ "لو لا محمد لما راح ابو حنیفة"۔(اگر محمد نہ ہوتا تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو کون پہچانتا اور کون اس کے بارے میں جانتا) انہی کی مرتبہ "موطا" میرے ہاتھ میں ہے جو کہ چھپی بھی آپ کے حنفی کارخانہ نور محمد اصح المطابع میں ہے۔اس کے صفحہ ۳۶۳ میں امام محمد بن حسن شیبانی ایک مسئلہ کی بابت امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"**وکان ابن شهاب اعلم عند اهل الحدیث بالمدینة من غیره**".

یعنی مدینہ منورہ میں جو بھی اہلحدیث ہوئے' ان میں سب سے بڑے عالم زہری رحمہ اللہ تھے۔

یہ لفظ امام محمد کے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ امام محمد کے زمانے میں مدینہ منورہ میں اہلحدیث تھے اور وہ قریباً ۱۸۹ھ میں فوت ہوئے۔مطلب یہ ہوا کہ دوسری صدی ہجری کے قریب مدینہ منورہ میں اہلحدیث موجود تھے۔یہ آپ کے حنفی مذہب کی عظیم شہادت ہے' اس کے بعد آپ کو مزید اور کیا چاہیئے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب کے سب اهلحدیث تھے

آیئے! آپ کو دوسری مثال سناؤں' یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے' مولوی محمد ادریس کاندھلوی صاحب کی' جو دیوبندیوں کے بڑے عالم ہیں جنہوں نے مشکوٰۃ کی شرح التعلیق الصحیح علیٰ مشکوٰۃ المصابیح لکھی ہے۔ان کی کتاب رسالہ اجتہاد وتقلید ہے۔اس کے صفحہ ۸۴

میں فرماتے ہیں ’’اہلحدیث تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم تھے‘‘۔

یہ ہے آپ کے حنفی عالم کا فیصلہ اپنے مدرس کو جھوٹا کہو اپنے استاد کو جھوٹا کہو اپنے عالم کو جھوٹا کہو یہ آپ کی مرضی۔ مانو یا نہ مانو نا معلوم آپ کے مولویوں نے آپ کو کیا پڑھایا ہے۔

کہ اہلحدیث کو انگریزوں نے پیدا کیا ہے۔ یہ آپ کے حنفی بزرگ ہیں جو کچھ تمہارے مولوی امین نے بتایا ہے ان کے استادوں کے استاد ہیں جو کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سب کے سب اہلحدیث تھے۔ یہ آپ کے حنفی عالم کی شہادت آپ لوگوں کیلئے کافی ہے۔

چاروں فرقے بعد کی پیداوار ہیں

آگے چل کر (یہی بزرگ حنفی عالم مولانا ادریس کاندھلوی صاحب) صفحہ ۱۰۱ پر رقم طراز ہیں کہ ’’عہد صحابہؓ میں اگرچہ یہ مذاہب اربعہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی نہ تھے یعنی تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں ان کا ظہور ہوا......‘‘۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں کوئی بھی حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی نہیں تھا۔ سب صحابہ اہلحدیث تھے۔ یہ آپ کے گھر کی شہادت ہے اور کون سی دوسری شہادت آپ کو چاہئے؟

قاضی ابو یوسف کی شہادت

آگے چلئے! پانچویں صدی ہجری کے محدّث امام ابوبکر خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ’’شرف اصحاب الحدیث‘‘ صفحہ:۴۹ میں تمہارے قاضی ابو یوسف کے فتوے کا ذکر کیا ہے۔ قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے سب سے بڑے شاگرد اور امام محمد رحمہ اللہ کے بھی استاد ہیں جنہیں آپ اسلام کے قاضی القضاۃ یعنی چیف جسٹس بھی کہتے ہیں اور آپ کے مذہب والے میراث کے اکثر مسائل انہی سے لیتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں:۔

اخرج ابو یوسف یعنی القاضی یوما و اصحاب الحدیث علی الباب

فقال ما علی الارض خیر منکم الیس قد جئتم او بکرتم تسمعون حدیث رسول اللہ ﷺ.

امام ابو یوسف ایک دن باہر نکلے تو دروازے پر اہلحدیث تھے کہنے لگے کہ ''اس زمین کے اوپر تم سے بہتر کوئی دوسری جماعت نہیں ہے چونکہ تم حدیث رسول ﷺ کی سماعت کرتے رہتے ہو''۔

یہ قاضی ابو یوسف کے الفاظ ہیں۔

حنفیو! اپنے امام کی لاج رکھ لو اللہ کے واسطے کچھ تو شرم کرو اور اپنا بھرم رکھو کہتے ہیں تم جیسی کوئی بھی اچھی جماعت اس زمین کے اوپر نہیں ہے۔ اس کا سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

الیس قد جئتم او بکرتم تسمعون حدیث رسول اللہ ﷺ.

تمہارا آنا اور جانا بس حدیث ہی کیلئے ہے۔ باقی تمہارا کوئی دوسرا مطلب ہی نہیں ہے۔

پھر جو قوم صرف رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو تلاش کرتی پھرتی ہے اور اسی کی طلب میں اپنا وقت صرف کرتی ہے اس سے بہتر کوئی دوسری جماعت ہو سکتی ہے؟ قاضی ابو یوسف کی شہادت سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

1۔ سب سے بہترین جماعت اہلحدیث ہے۔

2۔ ابو یوسف کے دور میں بھی اہلحدیث موجود تھے۔

3۔ جماعت اہلحدیث کا کام ہی حدیثوں کو جمع کرنا ہے۔

جماعت اہلحدیث کا احسان اور لوگوں کی ناشکری

دوستو! تم لوگوں کو احادیث اہلحدیث سے ملی ہیں سو ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' کے مصداق انہی کے مخالف ہو گئے؟ یعنی جس ہانڈی میں کھاؤ اسی میں سوراخ کرو۔ تم لوگوں سے زیادہ ناشکرا کون ہوگا؟ کچھ تو خیال کرو! کہتے ہیں ''جس کا کھاؤ اسی کے گن گاؤ''۔ حدیثیں ہم نے جمع کیں، ہماری جمع اور ترتیب اور ہماری محنت میں سے کھاؤ اور پھر ہمیں ہی باتیں سناؤ۔ کچھ تو حیاء کرو! اصل

بات یہ ہے کہ اُس زمانہ سے لے کر (آج تک) ہماری جماعت کا کام ہی یہ رہا ہے کہ حدیث پڑھنا پڑھانا اور اس پر عمل کرنا' قرآن اور حدیث کے مطابق فتویٰ دینا پوچھنا' قرآن اور حدیث پر (خود بھی) عمل کرنا اور (دوسروں کو) اس پر عمل کی دعوت دینا۔ ہمارا ہمیشہ سے یہ ہی کام رہا ہے اور جب ہمارے سامنے کسی کا قول یا رائے آجاتی ہے تو ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور جب کبھی یوں ہو جائے کہ (کسی مسئلے میں) پانچ چھ قول جمع ہو جاتے ہیں یعنی اماموں کے' بزرگوں کے' فقہاء کے ماں باپ اور برادری کے تو ان سب کو جانچنے کیلئے ہمارے پاس میزان اور ترازو ہے۔

انصاف کا ترازو

رسول اللہ ﷺ کا طریقہ میزان ہے۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

المیزان الاکبر هو النبی ﷺ علیه تعرض الاشیاء کلها فما وافقه فهو حق وما خالفه فهو باطل.

یعنی اصل ترازو رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ ہر چیز کو اس کے اوپر تولو۔ ہر عمل کو' ہر قول کو' ہر بات کو' ہر فیصلے کو اُس کے اوپر تولو جو اس کے موافق ہو وہ حق ہے اور جو اس کے ساتھ موافق نہ ہو سو وہ باطل ہے۔ یہ ہے ہمارا مذہب۔

اہلحدیث کے معنی

تب سے ہمیں اہلحدیث کہا جاتا ہے یعنی قرآن وحدیث والے۔ ہمیں اصحاب الحدیث بھی کہا جاتا ہے یعنی قرآن وحدیث والے' ہمیں سنی بھی کہا جاتا ہے یعنی سنت والے' ہمیں اہلسنت بھی کہا جاتا ہے یعنی سنت والے' ہمیں حدیثی بھی کہا جاتا ہے یعنی حدیث والے' اثری بھی کہا جاتا ہے یعنی روایتوں والے ہمیں محمدی بھی کہا جاتا ہے یعنی رسول اللہ ﷺ کی جماعت۔ یہ سب ہمارے نام اس زمانے سے ہیں۔

اھل حدیث اور اھل سنّت

اب تم لوگ کہتے ہو کہ اہل سنت دوسرے ہیں اور اہل حدیث دوسرے اور ہم اصل اہلِ سنت ہیں اور اہل حدیث اہل سنت نہیں ہیں۔ اس مسئلہ کو میں آپ کے سامنے واضح کرتا ہوں:۔

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ سنت کے معنی ہیں طریقہ اور اہل سنت کے معنی ہیں طریقے والے اور اہل حدیث کے معنی قرآن وحدیث والے۔ سوال یہ ہے کہ طریقہ کس کا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کا یا کسی دوسرے کا؟ صرف رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے۔

بتلاؤ! قرآن وحدیث کون لایا؟ یقیناً رسول اللہ ﷺ لائے۔ اب مجھے بتایئے کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ، نمونہ، سنت، حکم، قول اور فعل جس کتاب میں بیان کیا گیا ہو اس کتاب کو کیا کہتے ہیں؟ دیکھئے! کتابوں کے مختلف فنون ہیں مثلاً نحو، صرف، منطق، فلسفہ، معانی، بیان، طب، حدیث، تفسیر، فقہ، اصول اور مصطلح وغیرہ۔ یہ سب فن ہیں۔ تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ بیان کیا گیا ہو، آپ کا قول، عمل اور فعل بیان کیا گیا ہو وہ کتاب کون سے فن کی کہی جائے گی؟ حدیث ہی کہی جائے گی ناں؟ پس جو لوگ حدیث والے نہ ہوں وہ سنت والے کیسے ہو سکتے ہیں یا طریقے والے کیسے ہو سکتے ہیں؟ پہلے اہلحدیث بنو! پھر اہل سنت بنو گے۔ حدیثیں پڑھو تب جا کر آپ کو طریقہ معلوم ہوگا، جب آپ کو طریقہ معلوم ہوگا تب طریقے والے بنو گے۔ پہلے حدیث پڑھ کر اہلحدیث بنو پھر طریقہ معلوم کر کے اہل سنت بنو۔

سنت اور حدیث

سنت حدیث کو ہی کہتے ہیں، یہ کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ اس کیلئے میں فیصلہ آپ ہی کا یعنی حنفیوں کا پیش کرتا ہوں۔ میرے ہاتھ میں کتاب ''بہشتی زیور'' ہے جس کو آپ بڑی ہی معتبر اور بڑی کتاب سمجھتے ہیں۔ جسے اکثر حنفی حضرات اپنی بیٹیوں کو جہیز میں دیتے ہیں حالانکہ حقیقت میں قرآن یا حدیث کا ترجمہ دینا چاہئے۔ خیر جو چاہو سو دو لیکن میں آپ کو اس میں سے گواہی پیش کرتا ہوں۔ بہشتی زیور صفحہ: ۲۷ حصہ: ۷ میں ہے: ''قرآن وحدیث کے حکم پر چلنا'' فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

جس وقت میری امت میں دین کا بگاڑ پڑ جائے اس وقت جو شخص میرے طریقے کو تھامے رہے اس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں اگر تم ان کو تھامے رہو گے تو کبھی نہ بھٹکو گے۔ ایک تو اللہ کی کتاب یعنی ''قرآن دوسری نبی ﷺ کی سنت یعنی حدیث''۔ یہ مولوی اشرف علی صاحب کا فیصلہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے صرف دو چیزیں چھوڑی ہیں

رسول اللہ ﷺ نے دو چیزیں چھوڑی ہیں جنہیں اگر لوگ مضبوطی سے تھام لیں تو کبھی گمراہ نہ ہوں۔ ایک کتاب اور دوسری سنت۔ کتاب کے معنی کرتے ہیں ''قرآن'' اور سنت کے معنی ''حدیث'' کرتے ہیں۔ یہ آپ کے حنفی بزرگ کا فیصلہ ہے کہ سنت کو حدیث کہتے ہیں۔ سنت کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ یہ مولوی لوگ تمہیں دھوکہ دیتے ہیں کہ سنت اور چیز ہے اور حدیث دوسری چیز ہے۔

خود ساختہ شریعت

سوچو کہ یہ کس کی سنت ہے؟ یعنی آپ کو حدیث سے دور کرتے ہیں اور پھر اس کے علاوہ جو چیز پیش کرتے ہیں اسے کہتے ہیں کہ یہ سنت ہے۔ آپ لوگوں کی بے علمی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جس طرح اگلی قوموں میں یہودی فائدہ حاصل کرتے تھے۔ قرآن حکیم میں مذکور ہے:۔

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ. (البقرہ:۷۸۔۷۹)

ان میں ایک دوسرا گروہ امیوں کا ہے جو کتاب کا تو علم رکھتے نہیں بس اپنی بے بنیاد امیدوں اور آرزوؤں کو لئے بیٹھے ہیں اور محض وہم و گمان پر چلے جا رہے ہیں پس ہلاکت اور تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے شرع کا نوشتہ لکھتے ہیں پھر

لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہوا ہے تا کہ اس کے معاوضہ میں تھوڑا سا فائدہ (مال) حاصل کرلیں' ان کے ہاتھوں کا یہ لکھا ہوا بھی ان کی تباہی کا سامان ہے اور ان کی یہ کمائی بھی ان کیلئے موجب ہلاکت ہے۔

ان پڑھوں کو کوئی خبر ہی نہ ہوئی' صرف خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔'' اندا ران شادی کہ راہبر است'' ہمارے بزرگ پڑھے ہوئے ہیں۔ پھر مولویوں نے دیکھا کہ یہ ان پڑھ ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اس (کمزوری) کا فائدہ اٹھاتے ہوئے خود ہی مسئلے بناتے ہیں اور خود ہی فتویٰ لکھ کر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی شریعت ہے' اسی طرح یہاں بھی کیا کہ حدیث سے تمہیں دور رکھیں' حدیث سے نفرت دلائی جائے' حدیث کوئی چیز ہی نہیں' پھر سنت وہی ہوگی جسے ہم سنت کہیں؟۔ جو بات ہمارے بزرگ کہیں' ہمارے امام کہیں پس وہ سنت ہے۔ اس طرح تمہیں قید رکھنا چاہتے ہیں ورنہ تمہارے یہاں کی گواہی یعنی تھانوی صاحب کی گواہی موجود ہے کہ سنت حدیث ہی کو کہتے ہیں یہ گواہی کیا کم ہے؟ اس کے بعد اور کیا چاہیے۔

یہ دیکھئے یہ مولوی عبدالعزیز پڑھیاروی کی کتاب'' نبراس شرح عقائد'' ہے جو حنفیوں کے مشہور عالم گزرے ہیں۔ صفحہ ۳۲ میں کہتے ہیں:۔

ما وردبه السنة ای الحدیث و مضی علیه الجماعة ای السلف او الصحابی خاص بقرینة المراد المسائل فسموا به اهل السنة والجماعة ای اهل الحدیث.

صاف بیان کرتے ہیں کہ سنت کے معنی حدیث ہے۔ جماعت کے معنی صحابی ہے' اہل سنت والجماعت کے معنی اہل حدیث ہے۔

آپ کا کوئی مولوی آکر پڑھے یہ آپ کے حنفی کا فیصلہ ہے کہ اہل سنت والجماعت اہلحدیث ہیں دوسری کوئی جماعت نہیں۔ تم کیسے کہتے ہو کہ اہلحدیث دوسرے ہیں اور اہل سنت دوسرے۔ اللہ کے بندو! سنت پیغمبر ﷺ کی اور جماعت بھی پیغمبر ﷺ کی پھر (اہل) کوفہ کا ادھر کیا واسطہ؟ کوفہ کا اور تمہارا ہمارے ساتھ کیا واسطہ؟ تم دیوبند جا کر سنبھالو اور کوفہ سنبھالو۔

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کا فرمان

اس کے بعد اب "گیارہویں" والے پیر صاحب کے پاس آ ئیے۔

جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ڈوبی کشتی کو پار لگا دیا اور کہتے ہیں کہ

بادشاہ پیر بغداد والا جس کا عرش پر ہے ٹھکانا

یہ غنیۃ الطالبین پیر صاحب کی کتاب ہے۔ پیر صاحب کو مانتے ہو؟ اگر مانتے ہو تو پھر سناؤں یا صرف گیارہویں کھانے کیلئے مانتے ہو تو پھر تمہاری مرضی یعنی:۔

(میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو)

ایسا نہ کرو کھانے کیلئے پیر صاحب کے پیٹ کو پیالہ نہ بناؤ۔ پیر صاحب کی بات مانو اور کم از کم پیر صاحب کی لاج رکھ لو۔

پیر صاحب کے دو فیصلے سناتا ہوں اور شاید اس کے بعد پیر صاحب کی گیارہویں بند کر دو گے۔

اہلحدیث کے دشمن کون ہیں ؟

غنیۃ الطالبین ص:۸۰ جلد اوّل میں فرماتے ہیں:۔

واعلم ان لاهل البدعة علامات يعرفون بها.

یعنی بدعتیوں کی نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔

فعلامة اهل البدعة الوقيعة فى اهل الاثر.

بدعتیوں کی بڑی نشانی یہ ہے کہ وہ اہلحدیثوں سے دشمنی رکھتے ہیں۔

اہلحدیثوں پر اعتراض کرنے والا' اہلحدیثوں کو برا بھلا کہنے والا بدعتی ہے۔ اب بتاؤ کہ اس سال گیارہویں کرو گے یا لوگوں کو بھوکا مارو گے؟

آ گے چل کر مزید فرماتے ہیں کہ انہوں نے اہلحدیثوں کے کیسے کیسے نام رکھے ہیں......

وعلامة الزنادقة تسميتهم اهل الاثر بالحشويه

یعنی زندیقوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ اہلحدیثوں کو حشویہ کہتے ہیں۔

وعلامة القدرية تسمتهم اهل الاثر مجبرة

قدریہ ان کو مجبرہ کہتے ہیں۔

وعلامة الجهمية تسميتهم اهل السنة مشبهه

جہمیہ ان کو مشبھۃ کہتے ہیں۔

وعلامة الرافضيه تسميتهم اهل الاثر ناصبية

اور رافضی شیعہ انہیں ناصبیہ کہتے ہیں۔

پھر کہتے ہیں:۔

و كل ذلك عصبية وغياظ لاهل السنة

یہ اہلسنت کے ساتھ دشمنی اور تعصب ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ پیر صاحب نے اہلحدیثوں کیلئے یہ فیصلہ دیا ہے۔

آگے مزید صفحہ ۸۵ پر فرماتے ہیں:۔

وما اسمهم الا اصحاب الحديث واهل السنة۔

ان کا نام صرف اہلحدیث اور اہل سنت ہے۔

"**ولا اسم لهم**" ان کا کوئی دوسرا نام نہیں ہے "**الا اسم واحد**" مگر ایک نام ہے "**وهو اصحاب الحديث**" وہ ہے "اہلحدیث"۔ باقی سارے نام ان کے نہیں ہیں۔

پیر صاحب کہتے ہیں کہ اہل سنت بھی وہی جماعت ہے اور اہلحدیث بھی وہی جماعت ہے۔

اب یا تو پیر صاحب کو جھوٹا کہو یا گیارہویں کو اپنے اوپر حرام کرو جیسے تمہاری مرضی؟

شیخ عبد القادر جیلانی اور احناف

اب سنیئے! پیر صاحب تم لوگوں کیلئے کیا فیصلہ دیتے ہیں؟ پہلے حدیث لکھتے ہیں کہ تہتر فرقے ہوں گے پھر کہتے ہیں کہ " **فاصل ثلاث و سبعين فرقة عشرة** " یعنی ان تہتر فرقوں کے بنیادی فرقے دس ہیں۔ وہ شمار کیجئے۔

1)۔ اہلسنت 2)۔ خوارج 3)۔ شیعہ 4)۔ معتزلہ

5)۔مرجیہ 6)۔مشبھہ 7)۔جہمیہ 8)۔ضراریہ

9)۔بخاریہ 10)۔کلابیہ

پھر کہتے ہیں کہ اہل السنۃ ایک جماعت ہے اور اس کا نام صرف اصحاب الحدیث ہے یعنی اہل سنت ایک ملت ہے اس کا نام ''اہلحدیث'' ہے' اہل سنت ایک ہی جماعت ہے اور باقی نو فرقے ۷۲ فرقوں کی بنیاد ہیں اور وہ سب اہل سنت سے خارج ہیں۔

حنفیہ مرجیّہ

اب آیئے مرجیہ کے بارے میں کہتے ہیں:۔

وامّا المرجیّۃ ففرقھا اثنا عشرہ فرقۃ .

یعنی مرجیّہ کے بارہ فرقے ہیں پھر ان بارہ کو گنواتے ہیں۔

1)۔جہمیہ 2)۔صالحیہ 3)۔شعریہ 4)۔یونسیہ 5)۔یونانیہ

6۔نجاریہ 7)۔غیلانیہ 8)۔شبیبیہ **9)**۔حنفیہ 10)۔معاذیہ

11)۔مریسیہ 12)۔کرامیہ

مطلب یہ کہ مرجیہ کے بارہ فرقوں میں بطور ایک فرقہ' حنفیوں کو بھی شمار کیا ہے۔آپ لوگوں کو پیر صاحب نے اہل سنت سے خارج کر دیا ہے۔اب جو چاہو سو کہو۔پیر صاحب کہتے ہیں کہ اہل سنت صرف اہلحدیث ہیں اور حنفی اہل سنت نہیں ہیں۔پھر آگے چل کر ایک ایک فرقے کا تعارف کراتے ہیں۔صفحہ۹۱ میں فرماتے ہیں کہ:۔

واما الحنفیۃ فھم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت.

کہ امام ابوحنیفہ کے مقلد حنفی ہیں اور وہ اہل سنت سے خارج ہیں۔

یہ ہے پیر صاحب کا فیصلہ۔آپ کے گھر اور پیر صاحب کا فیصلہ جو آپ نے سنا اور (پڑھا)۔

اس کے بعد آپ سے پوچھتا ہوں کہ اب بھی تم لوگوں کو اللہ کا خوف نہیں ہے؟

قرآن میں تحریف

ہم الحمدللہ قرآن وحدیث کے علاوہ کوئی دوسری چیز پیش نہیں کرتے۔ وہی چیز پیش کریں گے جو قرآن میں ہو یا حدیث میں۔ اپنی طرف سے اس میں تحریف نہیں کرتے ہیں مگر تم لوگوں نے اپنے مذہب کی خاطر' اپنے مذہب کو ثابت کرنے کیلئے اور مخالف کو جواب دینے کیلئے قرآن کی آیتیں بنائی ہیں۔ حدیثوں کو بنا کر اور اس میں کمی وبیشی کی گئی۔ جس طرح یہودی کتابوں میں تحریف کرتے تھے اسی طرح یہ لوگ بھی کرتے ہیں۔ میرے پاس ایک کتاب موجود ہے' آؤ دیکھو میرے ہاتھ میں یہ کس کی کتاب ہے؟ اسے پہچانو۔ اس کا نام کیا ہے؟ ''ایضاح الادلہ'' میں مصنف کا نام نہیں لے رہا ہوں' پہلے آپ کو عبارت سناتا ہوں پھر آپ سے فیصلہ لوں گا' اس کے بعد مصنف کا نام بتاؤں گا۔ اس کے تین ایڈیشن میرے پاس ہیں۔ پہلا ایڈیشن مرادآباد یوپی میں حنفیوں کے کارخانے میں چھپا ہے دوسرا ۱۳۳۰ھ میں دیوبند میں مولوی اصغر حسین حنفی دیوبندی کی کوششوں سے چھپا ہے۔ تیسرا تازہ ایڈیشن پاکستان میں چھپا ہے۔ دیوبند والے نسخہ کا ص: ۹۷ تو نکالئے۔ جتنے بھی قرآن مجید کے حافظ ہیں سب کان کھول کر سنیں۔ کتاب کی عبارت اس طرح ہے۔

'' ارشاد ہوا:۔

فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول والی اولی الامر منکم.

اور ظاہر ہے کہ اولی الامر سے مراد آیت میں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے اور کوئی ہیں۔

سو دیکھئے اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء و جملہ اولی الامر واجب الاتباع ہیں۔ آپ نے آیت ''فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر'' تو دیکھ لی اور آپ کو یہ اب تک معلوم نہ ہوا کہ جس قرآن مجید میں یہ آیت ہے' اسی قرآن میں آیت مذکورہ بالا معروضہ احقر بھی موجود ہے''۔

عبارت پر غور کریں کہ ''جس قرآن میں یہ آیت ہے اسی قرآن میں یہ آیت بھی موجود ہے''۔ اب دو آیتیں ہو گئیں۔ اب حفاظ کرام سے میں پوچھتا ہوں' حافظ محمد ادریس صاحب (۱) آپ جواب دیں کہ:۔

فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول.

قرآن میں ہے؟ (حافظ صاحب نے جواب دیا کہ ہے) کون سی سورت ہے؟ (سورۃ النساء) رکوع کونسا ہے؟ (آٹھواں) اب جو دوسری آیت مولوی صاحب نے لکھی ہے:۔

فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول والی اولی الامر منکم.

یہ کس سورت میں ہے؟ حافظ صاحب نے جواب دیا (یہ نہیں ہے) قرآن میں نہیں ہے۔ اس مجلس میں کوئی اور حافظ ہے؟ (دوسرے حافظوں سے سوال کیا گیا' سب نے جواب دیا کہ یہ الفاظ قرآن میں نہیں ہیں)۔ جب یہ الفاظ قرآن مجید میں نہیں ہیں تو پھر یہ آیت کیوں بنائی گئی ہے؟ صرف تقلید ثابت کرنے کیلئے۔ اصل آیت یوں ہے:۔

﴿ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلاً ﴾ (النساء: ۵۹)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور جو تمہارے امراء (حاکم) ہیں ان کی اطاعت کرو لیکن اختلاف نہ ہو' اگر اختلاف ہو جائے تو پھر سب کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو۔ اگر تمہارا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہو' اس کا نتیجہ اچھا نکلے گا۔

یہ ہیں قرآن کے الفاظ۔ اگر اس کے معنی کیے جائیں تو تقلید ختم ہو جاتی ہے اس لئے کہ

1۔ حافظ محمد ادریس شہید جامع مسجد اہلحدیث سرے گھاٹ حیدر آباد کے خطیب تھے۔

دوسرے کے پیچھے تو لگتا ہی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ مولوی صاحب جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس قرآن میں یہ لفظ ہیں اسی میں یہ آیت بھی ہے کہ:۔

فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول والی اولی الامر منکم.

جب تمہارا اختلاف ہو جائے تو پھر اللہ کی طرف لوٹاؤ' اللہ کے رسول ﷺ کی طرف لوٹاؤ' اپنے حاکموں کی طرف لوٹاؤ۔

اللہ کیلئے ذرا یہ بتایئے کہ یہ آیت کہاں سے آئی؟ یہ قرآن کیوں گھڑا گیا؟ یہ کون ہے گھڑنے والا؟ یہ بعد میں بتاؤں گا لیکن پہلے آپ غور کریں' یہ میرے ہاتھ میں کتاب ''ایضاح الادلہ'' ہے۔ کوئی بھی اسٹیج پر آ کر دیکھ سکتا ہے۔ اب مجھے بتایئے کہ یہ آیت اپنے مذہب کی خاطر کیوں بنائی گئی ہے؟ اللہ کے اوپر جھوٹ بولا گیا حالانکہ مستدرک حاکم میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ستة لعنهم الله وانا العنهم'' چھ آدمی ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور میری بھی لعنت ہے' انہی چھ میں پہلا آدمی بتایا گیا'' الزائد فی کتاب اللہ'' جو قرآن میں الفاظ زیادہ کرے۔

تم نے خود ہمیں جھنجوڑا ہے۔ تمہاری حالت و کیفیت سب مجھے معلوم ہے۔ الحمد للہ قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ تمہاری فقہ کی بھی مجھے پوری خبر ہے۔ تمہیں اپنے گھر کی بھی خبر نہیں۔ تم سمجھتے ہو کہ ہم گھر میں بیٹھے ہیں۔ جو کہو گے وہ برداشت ہو جائے گا' ایسا نہیں ہوگا۔ اگر تمہیں اصلاح کرنی ہے تو ہزار بار جلسے کرو' ہزار بار تمہارے مولوی آئیں اور ہمارے پاس مہمان رہیں' ہم ان کی خدمت کریں گے' اللہ کی قسم ہمیں کوئی تعصب نہیں ہے لیکن تم نے اب جو طریقہ اختیار کیا ہے تو سنو میں تمہارا سب کچا چٹھہ نکال کر میدان میں رکھ دوں گا۔ ایک بھی نہ چھوڑوں گا ان شاء اللہ۔

پڑا فلک کو دل جلوں سے کبھی کام نہیں
جلا کر خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

ورنہ سیدھے ہو کر چلو اور اپنی روش بدلو' کسی پر حملہ نہ کرو' اپنا مسلک بیان کرو' ہمارا یہ اصول ہے کہ اپنا مسلک بیان کرتے ہیں' دلیلیں دیتے ہیں اور دوسروں کی دلیلوں کا جواب دیتے ہیں' تم بھی اپنا مسلک بیان کرو' دلیل دو اور دلیلوں کا جواب دو۔ عوام الناس سے یہ اپیل ہے کہ بھائیو! تم لڑو مت' تم ہماری باتیں سنو' پھر ہماری جو بات حق لگے تو اسے لے لو۔ بھائیو! اس میں کوئی خرابی نہیں ہے بلکہ آسان بات ہے۔ باقی تمہارا یہ کہنا کہ فلاں انگریزوں کی پیداوار ہے' فلانے شیطان ہیں اور ہم تمہیں چھوڑ دیں گے؟ یہ کون برداشت کرے گا؟ تمہیں یہ کہنے کی اجازت ہے؟ ہرگز نہیں۔

ایضاح الادلۃ کا مصنف

اب سنو! اس کتاب کا مصنف کون ہے؟ سرورق پر لکھا ہوا ہے' حجۃ الاسلام مرشد العالم سید الاتقیا سیدنا مولانا محمود الحسن شیخ الہند قدس اللہ سرہٗ۔ تمہارے شیخ الہند نے یہ آیت گھڑی ہے' مثل مشہور ہے ''جب علماء بگڑ جائیں تو پھر ان کے ماننے والوں کا کیا حال ہوگا''؟

دیوبندیو! جب تمہارے شیخ القرآن نے تحریف کی ہے تو تمہارا کیا حال ہوگا؟

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

تحریف کی دوسری مثال

اب تحریف کی دوسری مثال دیتا ہوں۔ یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے ''سیرت النعمان''۔ پاکستان کی چھپی ہوئی ہے۔ اس میں بھی قرآن میں تحریف کی گئی ہے۔ مصنف کا نام بعد میں بتاؤں گا' حافظ ہوشیار رہیں۔ اس میں مصنف مسئلہ نقل کرتا کہ ایمان میں اعمال داخل ہیں یا نہیں؟ قدیم محدثین اور اہل الرائے میں اختلاف ہے۔ محدثین فرماتے ہیں کہ اعمال ایمان کے جز ہیں اور اہل الرائے کہتے ہیں کہ ایمان بڑھتا گھٹتا نہیں اور عمل ایمان کا جز نہیں ہے اور اس کتاب کا مصنف یہ مسئلہ بیان کرتا ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا فیصلہ سناتے ہوئے صفحہ ۱۳۷ میں دلیل پیش کرتا ہے کہ ''امام صاحب نے قرآن کریم کی جو آیتیں استدلال میں پیش کی ہیں ان سے وضاحتاً ثابت

ہوتا ہے کہ دونوں دو الگ چیزیں ہیں (یعنی ایمان اور عمل) کیونکہ تمام آیتوں میں عمل کو ایمان پر معطوف کیا ہے اور ظاہر ہے کہ جز کل پر معطوف نہیں ہوسکتا (آگے آیت لکھتا ہے) ﴿من یؤمن باللہ فیعمل صالحاً﴾ کان کھول کر سنو حافظو! کان کھول کر سنو۔ اللہ کے لئے صحیح شہادت دو اور حنفی حافظو! تم پر بھی حق ہے، تمہیں بھی چاہئے کہ اہلحدیثوں سے لاکھ دشمنی کیوں نہ ہو مگر بات اللہ لگتی کہنا۔

﴿ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ﴾ : (المائدہ:۸)

اور لوگوں سے دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف کرنا چھوڑ دو۔

چاہے اہل حدیثوں سے دشمنی بھی ہو تب بھی باتِ حق کی کہو۔

بتاؤ کہ قرآن میں یہ لفظ کہاں ہیں؟ کیا قرآن میں یہ لفظ ہیں؟ سورۃ التغابن کے پہلے رکوع میں اس طرح ہے ﴿ ومن یؤمن باللہ ﴾ پھر کونسا لفظ ہے؟ (حافظ محمد ادریس صاحب نے جواب دیا) ویعمل صالحاً۔ فیعمل تو نہیں ہے؟ حافظ عبدالصمد تم کیا کہتے ہو؟ 'ف' ہے یا 'وٗ' (واؤ ہے) حافظو! تم بتاؤ 'ف' ہے یا 'وٗ' (واؤ ہے)؟ حافظ عبدالرزاق تم کیا کہتے ہو؟ 'ف' آیا ہے 'وٗ' آیا ہے؟ (واؤ ہے) الغرض 'وٗ' کو 'ف' میں تبدیل کیا گیا ہے کس لئے؟ کہتے ہیں کہ 'ف' حرف تعقیب ہے جس سے بحث کا قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے یعنی ایمان لاؤ پھر عمل صالح کرو۔ (جس کے) معنی (یہ ہوئے کہ) ایمان الگ چیز ہے اور عمل الگ چیز ہے۔ واؤ کو 'ف' میں تبدیل کرنے سے معنی ہی بدل گئے ورنہ تو معنی ہیں" من یؤمن باللہ ویعمل صالحاً" ایمان لاؤ اور عمل اچھے کرو، وہ کہتا ہے کہ ایمان لاؤ پھر عمل اچھے کرو، واؤ کو تبدیل کر کے 'ف' بنایا اور اپنا مطلب نکال کر تم نے ایک ظلم کیا ہے۔ بتاؤں یہ شخص کون ہے؟ یہ ہے سیرۃ النعمان کا مُصنف مولوی شبلی نعمانی۔

تعریف کی تیسری مثال

تیسری مثال سنو، مولوی ابومعاویہ صفدر جالندھری جو کہ دراصل ماسٹر امین اوکاڑوی ہے اپنے رسالہ بنام تحقیق مسئلہ رفع الیدین صفحہ:٦ میں قرآن کی ایک جھوٹی آیت بنا کر لکھتا ہے لفظ یہ ہیں:۔

یا ایها الذین قیل لهم کفوا ایدیکم واقیموا الصلواة.

اب حفاظ کرام بتائیں کہ یہ الفاظ قرآن مجید کی کس سورۃ اور کس سپارے میں ہیں؟ کہیں بھی نہیں۔صاف نظر آ رہا ہے کہ اپنے مذہب کی خاطر قرآن کی جھوٹی آیت گھڑی گئی ہے۔

وحی الٰھی کی عزت

حنفیو! اللہ کا خوف کرو۔تم قرآن پر وار کرتے نہیں تھکتے، باقی تم بدیع الدین شاہ کو گالیاں دو یا اہلحدیثوں کو گالیاں دو، وہ سب اللہ کے نام پر قربان۔تم لوگوں سے تو قرآن نہیں بچا، اہلحدیث کیسے بچیں گے؟ جب مشرک رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتے تھے اس وقت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اشعار کے ذریعہ اس کا جواب دیتے تھے:۔

فان ابی و والده وعرضی لعرض محمد منکم وقاع

یعنی نبی ﷺ کو برا کہنے والو! پہلے تو میں حاضر ہوں، میرے والد بھی حاضر ہیں، میرے دادا بھی حاضر ہیں، میری ماں بھی حاضر ہے، ان کو گالیاں دے لو پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف آؤ۔ہمیں گالیاں تم سب دیتے ہو، اس تحریف کا جواب قیامت کے دن کون دے گا؟ تم نے کیا سمجھا ہے؟ تم خواہ مخواہ ہمیں چھیڑتے ہو۔ہم تم سے بار بار یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے واسطے ہمیں مت چھیڑو۔تم اپنا مذہب بیان کرو تم پر ہمیں اللہ کی قسم کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔تمہارے مولوی آئیں، تقریر کریں، اپنا مذہب بیان کریں، اپنے دلائل دیں، ہماری دلیلوں کا جواب دیں، ہمیں کوئی چڑ اور تعصب نہیں۔ہمارے پاس مہمان بن کر آئیں، ہم خدمت کریں گے، ہمارا نمبر آئے گا تو ہم اپنے دلائل دیں گے مگر تم ہمیں نشانہ بناتے ہو، تو پھر تم کیسے بچو گے؟ جو دوسروں پر حملہ کرتا ہے سو حملے کیلئے اپنا سینہ تیار

رکھے' جو دوسروں پر گولی چلاتا ہے وہ گولی کیلئے اپنے آپ کو بھی تیار رکھے۔ کیا یہ صحیح بات نہیں ہے؟ اچھا تمہارے مولوی نازک ہیں' حلوہ کھاتے ہیں' مرے ہوئے کا ختم کھاتے ہیں اور عرس مناتے ہیں' ہم ہوئے جنگل کے شیر اور وہ تو نازک ہیں۔ نازک اندامون کو کیا حق ہے جو ہمارے سامنے آکر اپنے آپ کو مشکل میں ڈالیں؟

دیو بند کا صد سالہ جشن اور اندرا گاندھی

تم ہمیں کہتے ہو کہ ہم انگریزوں کی پیداوار ہیں بلکہ تم کل کی پیداوار ہو یہ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ میرے ہاتھ میں ''روئداد جشن دیو بند'' ہے۔ سو سالہ انہوں نے جو جشن منایا' اس کی روئداد چھپی ہوئی ہے۔ اس سو سالہ جشن میں صدر کون تھا؟ تم سمجھتے ہو کہ کوئی بڑا مولوی ہوگا' نہیں بلکہ اندرا گاندھی تھی۔ میرے پاس فوٹو موجود ہیں جو میں تمہیں دکھلاتا ہوں۔ میرے بھائیو! تم اپنے بزرگوں کے کارنامے سن کر ذرا مزہ تو حاصل کرو۔ یہ دیکھو عورت (۱) تقریر کر رہی ہے اور علماء دیو بند بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ فوٹو ہے جس کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ ''بھارت کی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی پہلے اجلاس سے خطاب کر رہی ہیں۔ مبارک ہو آپ کو۔ تمہیں دیو بند مبارک ہو۔ اچھا آدمی تلاش کر لیا۔ ہمیں کہتے تھے کہ تم ہو انگریزوں کے' فلانے کے' یہ تو تم خود ہو۔ یہ فوٹو دیکھو' تمہارا بڑا آدمی جگ جیون رام اس اجلاس میں تقریر کر رہا ہے۔

= بھارت کے سابق نائب وزیراعظم جگ جیون رام تقریر کر رہے ہیں =

اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ نہ قرآن کو مانتے ہیں نہ حدیث کو۔ صاف صاف لفظوں میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کا مذہب ہی ایسا ہے کہ قرآن مذہب کے خلاف ہو تو نہ مانو' حدیث مذہب کے خلاف ہو تو نہ مانو۔

1۔ اس سے مراد ہندوستان کی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی ہے۔ (مترجم)

حنفیوں کے اصول اور قرآن وحدیث

اصول کرخی جو اصول فقہ حنفی میں سب سے پہلی کتاب ہے اس کے صفحہ: ۷ میں ہے:۔

الاصل ان کل اية تخالف قول اصحابنا فانها تحمل علی النسخ او علی الترجيح والاولی ان تحمل علی التاويل من جهة التوفيق.

قانون بیان کرتا ہے کہ جو بھی آیت ہماری مذہبی کتب (فقہ حنفی) کے خلاف نظر آئے تو اُسے نہ مانو اور کہا جائے گا کہ یہ آیت منسوخ ہے اسی لئے ہمارے فقہاء نے اسے تسلیم نہیں کیا ہے یا پھر کہا جائے گا کہ یہ آیت مرجوح ہے۔ دوبارہ قانون لکھتا ہے کہ:۔

الاصل ان کل قول يجئ بقول اصحابنا فانه يحمل علی النسخ او علی انه معارض بمثله ثم صار الی دليل آخر او ترجيح فيه بما يحتج به اصحابنا من وجوه الترجيح او يحمل علی التوفيق.

کہتا ہے کہ جب کوئی حدیث ہمارے مذہب کے خلاف ملے تو کہا جائے گا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ (فقہ حنفی) کو رد نہ کیا جائے گا۔ اس کو منسوخ کہا جائے گا بلکہ کہا جائے گا کہ دوسری حدیث اس کے مقابلے کی ہے اسی لئے تو اس کو چھوڑا گیا ہے انہیں کوئی دوسری دلیل ملی ہے اس میں کوئی نہ کوئی نقص ہے۔ باقی (فقہ حنفی) میں کوئی نقص نہیں ہے۔

سبحان اللہ۔ یہ ہے آپ کا اصل مذہب جبکہ ہم کہتے ہیں ہم میں نقص ہوسکتا ہے اماموں میں مفتیوں میں قاضیوں میں صدور میں نوابوں میں نقص ہوسکتا ہے مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث اور قرآن میں کوئی نقص نہیں ہے۔

مدرسئہ دیو بند کا طریقہ

سندھ کے ایک عالم کا فیصلہ سناتا ہوں جس کو عوام بہت عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ کتاب "الهام الرحمٰن فی تفسیر القرآن" کس کی ہے معلوم ہے؟ مولوی عبید اللہ سندھی کا نام سنا ہے؟ ہوسکتا ہے کسی نے دیکھا بھی ہو انہی کی کتاب ہے۔ وہ اس کتاب کے صفحہ:۱۲۹ پر اپنا واقعہ اور دیو بند کا حال بیان کرتے ہیں کہ:۔

انـنـا قـرأنـا اولا الفقهه الحنفی اصولا وفروعا ثم اشتغلنا بالصحاح الست من كتب الحديث فوجدنا فيها روايات كثيرة تخالف فقهنا الـذی قـرأنـه فـرأينا الفقهاء المحدثين من الحنفية مختلفين فی امر ذالک طـائـفة مـنهم تؤول الاحاديث الصحيحة الى اقوال الفقهاء وآراء امـامهم منهم فی بلادنا الشيخ عبد الحق الدهلوی المحدث بل وعامة اهل بلادنا.

یعنی پہلے ہمیں فقہ حنفی کے اصول، قواعد اور فتویٰ وغیرہ پڑھائے گئے پھر ہمیں احادیث پڑھائی گئیں، صحاح ستہ کی چھ کتب یعنی بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ۔ جب ہمیں یہ احادیث پڑھائی گئیں تو (تقابل) سے کئی حدیثیں فقہ کے خلاف ملیں (مولوی عبید اللہ سندھی صاحب کے فتویٰ کے بموجب فقہ حدیث کے خلاف ہے) پھر ہم نے دیکھا کہ جو ہمارے حنفی استاد ہیں ان کا طریقہ کیا ہے؟ ان میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور ہمارے ملک کے تمام عالم، ان کا طریقہ تعلیم یہ تھا کہ جو صحیح حدیث فقہ کے خلاف ہوتی اس کو توڑ مروڑ کر فقہ کے موافق بنایا جاتا۔

یہ ہے دیو بند کے مولوی عبید اللہ سندھی کی گواہی۔ عوام الناس کہتے ہیں کہ اس جیسا عالم ہی کوئی نہیں ہے۔ مولوی عبید اللہ صاحب کے عقیدت مندو! اب تو فقہ حنفی سے توبہ کرلو۔

دیوبندی مفتی کا جواب

یہ میرے ہاتھ میں رسالہ ماہنامہ ''تجلی'' ہے جو دیو بند سے نکلتا ہے۔اس کی جلد نمبر:۱۹ شمارہ:۱۱ ماہ جنوری فروری ۱۹۶۸ء صفحہ:۴۷ میں اس کے ایڈیٹر مولانا عامر عثمانی فاضل دیو بند ایک مسئلہ کی بابت سوال کا جواب دینے کے بعد لکھتے ہیں کہ'' یہ تو جواب ہوا' اب چند الفاظ اس فقرے کے بارے میں بھی کہہ دیں جو آپ (سائل) نے سوال کے اختتام پر سپرد قلم کیا ہے یعنی'' حدیث رسول سے جواب دیں'' اس نوع کا مطالبہ اکثر سائلین کرتے رہتے ہیں۔ یہ دراصل اس قاعدے سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے کہ مقلدین کیلئے حدیث وقرآن کے حوالوں کی ضرورت نہیں بلکہ ائمہ و فقہاء کے فیصلوں اور فتوؤں کی ضرورت ہے''۔

پھر جس مذہب میں قرآن و حدیث کے حوالوں کی ضرورت ہی نہ ہو اس پر کیسے بھروسہ کیا جائے؟ اور اس (کے برعکس) مذہب اہلحدیث کیلئے یہ شرط ہے کہ خواہ چھوٹا مسئلہ ہو یا بڑا مسئلہ اس کیلئے قرآن وحدیث سے حوالہ ضروری ہے۔

صحیح حنفی مذہب

اب آیئے دوسری مزے کی بات سنیئے' کہتے ہیں صحیح حنفیت کون سی ہے؟

مولوی عبیداللہ سندھی صاحب کا فیصلہ سنیئے:۔

قال الامام ولی الله فی فیوض الحرمین عرفنی رسول الله ﷺ ان فی المذهب الحنفی طریقة اینقة هی اوفق الطرق بالسنة المعروفة التی جمعت ونقحت فی زمن البخاری واصحابه وذلک بان یأخذ من الاقوال الثلاث قول اقربهم فی المسألة ثم بعد یتبع اختیارات الفقهاء الحنفیة الذین کانوا من علما الحدیث (الهام الرحمن صفحه: ۲۳۰)

یعنی شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہی سمجھایا

ہے کہ صحیح حنفی مذہب وہی ہے جو امام بخاری کے زمانے میں تھا یعنی بخاری رحمہ اللہ کی حدیث کے موافق ہو۔ اب بتایئے امام بخاری کا منہ کس طرف ہے اور فقہ حنفی کس طرف ہے؟ شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ صحیح حنفی مذہب وہی ہے۔ باقی جیسے آپ لوگوں کی مرضی۔

بہرحال میں نے آپ کو یہ باتیں اس لئے بتلائی ہیں کہ جن کو تم الزام دیتے ہو اس کے مورد تو تم خود ہو۔

تدوینِ فقہ حنفی کا تاریخی جائزہ

اب ایک دوسری عجیب بات ہے۔ ہمارے دوست جس پر خوش ہوتے ہیں اور تمہارے مولوی کے بھی بس ایک ہی بات ہاتھ آئی ہے ''کہ ہمارے مذہب کو یہ شرف حاصل ہے کہ ہمارے امام نے چالیس قاضیوں اور مفتیوں کو بٹھا کر ان کی مجلس قائم کر کے اس میں بحث وتمحیص اور تحقیق کے بعد مذہب حنفی کی فقہ تیار کی ہے''۔

بھائیو! ہمیں تو اس کی ضرورت ہی نہیں ہے اس لئے کہ ہمارے امام محمد رسول اللہ ﷺ کو ان فتاویٰ یا مشوروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ '' اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ ''. (یونس:۱۵) جو حکم اوپر (آسمانوں) سے آتا تھا وہ بتاتے تھے' اپنا فیصلہ نہیں کرتے تھے کہ یہ حلال ہے یہ حرام ہے لیکن جو اوپر سے وحی الٰہی کے ذریعہ معلوم ہوتا تھا وہ بتاتے تھے اس لئے ہمارے لئے مسئلہ آسان اور صاف ہے کہ ہمیں دین وہ چاہئے جو اوپر (آسمان) سے آئے۔ وہ دین نہیں چاہئے جس کو زمین پر مولوی بیٹھ کر بنائیں جبکہ تم کہتے ہو کہ ہماری فقہ چالیس فقہیوں نے تیار کی ہے۔

اب چلیں اس کا تجزیہ کریں کہ یہ بات کہاں تک درست ہے۔ یہ سب حوالے اس کتاب سیرت النعمان شبلی کے ہیں' ہمارا کوئی حوالہ نہیں ہے بلکہ حنفیوں کے ہیں' حوالہ وہی پیش کریں گے اور فیصلہ بھی وہی کریں گے جس کو شک ہو تو کتاب موجود ہے آکر دیکھ سکتا ہے میں آپ لوگوں کی سہولت کیلئے عبارت پڑھ کر صفحہ نمبر بتاؤں گا تو صفحہ: ۱۹۷ پر لکھتے ہیں کہ ''امام صاحب کو تدوین فقہ کا خیال

قریباً ۱۲۰ھ میں ہوا یعنی جب ان کے استاد حماد نے وفات پائی۔ ۱۲۰ھ میں امام صاحب کو فقہ لکھنے کا خیال آیا' امام صاحب کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی اور ۱۵۰ھ میں وفات ہوئی یعنی امام صاحب کو وفات سے تیس سال پہلے یہ خیال آیا کہ ایک فقہ کی کتاب تیار کی جائے جو مسائل سمجھنے کیلئے ہو۔ آگے چل کر صفحہ: ۱۹۷ پر مزید لکھتے ہیں کہ 'اس کام میں کم وبیش تیس برس کا زمانہ صرف ہوا یعنی ۱۲۱ھ سے ۱۵۰ھ تک جو امام ابوحنیفہ کی وفات کا سال ہے۔ یہ بات یاد رکھیے' ایک تو ۱۲۰ھ میں لکھنے کا خیال آیا اور ۱۵۰ھ میں لکھ کر پورا کر دیا اور اسی سال میں وفات پائی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس مجلس میں کتنے ممبر تھے جن کے نام ملے ہیں؟ سو وہ یہ ہیں:۔ یحیٰی بن ابی زائدہ' حفص بن غیاث' قاضی ابو یوسف' داؤد طائی' حبان بن علی' مندل بن علی' قاسم بن معن' امام محمد بن حسن شیبانی' زفر' اسد بن عمر' یوسف ابن خالد التیمی السمیتی ۔ یہ نام انہیں ملے ہیں باقی کتنے آدمی تھے' ان کے نام انہیں نہیں ملے۔ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ جب ۱۲۰ھ میں یہ کام یعنی تدوین فقہ کا شروع کیا گیا اس وقت ان میں سے ہر ایک کی عمر کتنی تھی؟

1۔ قاضی ابو یوسف کی ولادت ۱۱۳ھ یا ۱۱۷ھ میں ہوئی۔ ۱۱۷ ہجری کو چھوڑ کر پہلے ۱۱۳ ہجری کو (فرض کرلیں) تب بھی اس کے مطابق ۱۲۰ ہجری میں ان کی عمر سات سال کی ہوئی۔

2۔ امام محمد بن حسن شیبانی ۱۳۵ ہجری میں پیدا ہوئے' تدوین فقہ کا کام ۱۲۰ ہجری میں شروع ہوا یعنی پندرہ سال بعد پیدا ہوئے اس وقت ان کا وجود ہی نہیں تھا۔

3۔ زفر بن ھذیل ۱۱۰ ہجری میں پیدا ہوئے یعنی تدوین فقہ کا کام شروع کرنے کے وقت اس کی عمر ۱۰ سال کی تھی۔

4۔ حبان بن علی ۱۱۱ ہجری میں پیدا ہوئے یعنی اس وقت وہ ۹ سال کا لڑکا تھا۔

5۔ مندل بن علی ۱۰۳ ہجری میں پیدا ہوئے یعنی (تدوین فقہ کے) وقت ۱۷ سال ان کی عمر تھی۔

6۔ یحیٰی بن ابی زائدہ ۱۸۲ ہجری میں وفائی پائی اور عمر مبارک ۶۳ سال کی ہوئی یعنی ۱۱۹ ہجری

میں پیدا ہوئے۔تدوین فقہ کے وقت ان کی عمر ایک سال تھی۔

7۔ حفص بن غیاث ۱۱۷ہجری میں پیدا ہوئے یعنی تدوین فقہ کے وقت تین سال کے بچے تھے۔

ان فقہا کی عمریں یہ ہیں' ایک کی عمر ۱۷سال ہے باقی کسی کی سات سال اور کسی کی نو سال اور کسی کی ایک سال اور کسی کا وجود نہیں تھا۔ اللہ کے واسطے بتاؤ کہ امام صاحب فقہ کی تدوین کر رہے تھے یا گلی ڈنڈا کا کھیل کھیل رہے تھے؟ انصاف سے کام لو۔ یہ ہے آپ لوگوں کا حال۔ سب اس کتاب ''سیرت النعمان'' میں لکھا ہوا ہے کہ کب فقہ کی تدوین شروع ہوئی اور کب ختم ہوئی؟ اس مجلس کے فلاں فلاں ممبر ہوئے۔ وہ کس کس سال پیدا ہوئے؟ سب کچھ لکھا ہوا ہے' آ کر دیکھ سکتے ہو۔ امام صاحب نے ان کے ساتھ کیا کیا۔ فتویٰ لکھایا...... یا فقہ بھی آپ کی ایسی ہی بنی ہے۔

قرآن اور حدیث کی شان

مسلمانو! کچھ تو اللہ کا خوف کرو۔ عوام الناس کو کیا سکھلا رہے ہو؟ قرآن تو وہ ہے جو عرش والے کی طرف سے نازل ہوا۔

لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا. (بنی اسرائیل:۸۸)

ساری زمین کے انسان اور جن جمع ہو کر بھی ایسا قرآن نہیں بنا سکتے۔ پیغمبر ﷺ کے کلام میں ایسا اثر تھا کہ ضماد نامی جادوگر جو جھاڑ پھونک کا کام کرتا تھا' صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ مکہ مکرمہ کے میلے میں آیا اور سب اپنے اپنے کرتب دکھا رہے تھے' اس نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں باتیں سنیں کہ ان کے اوپر جن کا اثر ہے اور وہ دیوانے ہو گئے ہیں (نعوذ باللہ)۔ اس نے کہا کہ اچھا موقعہ ملا میں کوشش کر کے اس کو ٹھیک کر دوں تو میرے لئے بہت فائدہ کی بات ہو گی۔ وہ سیدھا رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا' کہنے لگا جناب عالی! میں جادو اتارتا ہوں اور جھاڑ پھونک کا کام کرتا ہوں۔ یہ جنون اور دیوانگی کے سب اثر زائل ہو جائیں گے' مجھے موقع عنایت فرما

دیں تا کہ میں آپ کا علاج کرسکوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے لیکن میری بات تو سنو' کہنے لگا ٹھیک ہے۔ وہ خوش ہوا کہ اب بیمار حکیم کے سامنے بات کررہا ہے' مطلب یہ ہے کہ علاج کرانا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ أعْمَالِنَا مَنْ یَھْدِہِ اللّٰہُ فَلا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ اَشْھَدُ أنَّ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہَ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلِہٖ.

یہ خطبہ آپ ﷺ نے پڑھا' کیا یہ قرآن ہے؟ اسے قرآن کہو گے؟ نہیں بلکہ حدیث ہے۔ وہ عرب تھا مطلب کو سمجھ گیا۔ ترجمہ میں آپ کو سنتا ہوں' پھر آگے چلتے ہیں۔ ''سب تعریفیں اللہ جل شانہ کیلئے ہیں' ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں' ہمارا سچا بھروسہ اسی ذات پر ہے جس کو سیدھے رستے پر لگائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کردے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا' ہمارے نفس کی برائیاں اور ہمارے عملوں کی شامتیں' ان سب سے ہم اسی کی پناہ مانگتے ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود کوئی داتا' کوئی دستگیر نہیں ہے۔ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یہ ہے اس کا مطلب و معنی۔ وہ عرب تھا فوراً سمجھ گیا ہر اہل زبان اپنی زبان کو خوب سمجھتا ہے۔ ہمارے سامنے کوئی سندھی زبان میں بات کرے گا تو ہم اس کی سندھی میں قابلیت سمجھ جائیں گے' اردو والے اردو کی قابلیت سمجھ جائیں گے۔ عرب' عربی کی قابلیت سمجھ جائیں گے۔ جب اس نے یہ الفاظ سنے جو قرآن کے بھی نہیں تھے بلکہ انسان کا کلام تھا' کہنے لگا دوبارہ پڑھو' آپ ﷺ نے دوبارہ پڑھا پھر تیسری دفعہ پڑھنے کیلئے کہا' آپ ﷺ نے تیسری دفعہ پڑھا۔ تب کہنے لگا:۔

واللہ سمعت کلام الفصحاء والبلغاء والشعراء ما سمعت مثل ھذا الکلمۃ ولقد بلغنی ناعوس البحر.

یعنی میں نے شاعروں کے اور فصیح و بلیغ لوگوں کے کلام سنے لیکن اس جیسا کلام نہیں سنا'
تمہارے ان کلموں نے مجھے سمندر کے بیچ ڈال دیا ہے۔

" ھات یدک ابایعک علی الاسلام" اپنا مبارک ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں اسلام پر آپ سے بیعت کروں۔ اسی وقت مسلمان ہوا۔ یہ ہے پیغمبر ﷺ کا کلام اور قرآن کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ ہمارے پاس یہ چیز ہے اور تمہارے پاس وہ چیز ہے کہ جس کی تدوین میں کوئی ایک سال کا' کوئی تین سال کا لڑکا' کوئی پانچ سال کا کوئی سات سال کا' ان سب نے مل کر فقہ کی تدوین کی۔ فقہ بھی ایسی بنائی کہ کیا منہ لے کر دنیا کو دکھاؤ گے۔ جو لوگ آج یہ سنیں گے کہ تمہارے جو چالیس فقہیہ فقہ کی تدوین کیلئے بیٹھے تھے اس میں کوئی ایک سال کا کوئی تین سال کا کوئی پانچ یا سات سال کا اور کسی کا وجود ہی نہیں تھا ان کے آگے تم کون سی ناک لے کر جاؤ گے؟ سوچ کر بتاؤ۔ تمہیں کہیں گے کہ مولوی صاحب تمہاری فقہ تو ایسی ہے کہ جیسے بچوں نے مل کر بنایا ہے۔

چاروں مذہب خیر القرون کے بعد شروع ہوئے

اب آیئے آپ کو آپ کے حنفی کا فتویٰ سناتا ہوں۔ یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے یہ مولوی فقیر محمد جہلمی کی لکھی ہوئی ہے' اس کا نام" حدائق الحنفیہ" ہے۔ اس میں سب حنفی علماء کے احوال لکھے ہوئے ہیں۔ اس میں کیا لکھتے ہیں تم لوگ سنو۔ ہمارے بارے میں تو سن چکے کہ کاندھلوی صاحب نے کہا کہ صحابہ سب اہلحدیث تھے' ان میں کوئی حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی نہیں تھا۔ سب کے سب اہلحدیث تھے۔ اب جہلمی صاحب صفحہ: ۱۱۵ میں فرماتے ہیں کہ" تیسری یا چوتھی صدی ہجری میں چاروں ائمہ کے مذاہب مقرر ہو گئے"۔ یہ آپ کا حنفی مولوی کہتا ہے کہ تیسری یا چوتھی صدی ہجری میں چاروں ائمہ کے مذہب' حنفی' شافعی' مالکی اور حنبلی مقرر ہو گئے تھے یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد' صحابہ کے بعد' تابعین کے بعد' اماموں کے بعد۔ اس کا معنی یہ کہ تمہارا مذہب نہ قرآن میں نہ حدیث میں نہ چاروں اماموں کے پاس' پھر آیا کہاں سے' کہیں سے بھی نام اور اتہ پتہ نہیں ملا۔

ایک عجیب مثال

بچپن میں پڑھتے تھے' مفید الطالبین بچوں کی کتاب ہے۔اس میں ایک فرضی قصہ ہے کہ ایک شیر بوڑھا ہو گیا اور جانوروں کے پیچھے دوڑ نہیں سکتا تھا اور نہ پکڑ سکتا تھا اور جب بھوک سے مرنے لگا تو اس نے ایک حیلہ یعنی بہانہ بنایا اپنے آپ کو بیمار بنا کر غار کے ایک کونے میں پڑا رہا۔ سوچا کہ جو بھی اندر آئے گا اس کو پکڑ لوں گا اور وہ بچ نہیں سکے گا۔ کئی جانور اس کو پوچھنے کیلئے آنے لگے' جو بھی ہاتھ لگتا اس کو کھا جاتا۔ لومڑی چالاک ہوتی ہے اس نے دور سے بیٹھ کر کہا سرکار خوش ہو؟ کہنے لگا آؤ میرے پاس آؤ باتیں کریں گے' کہنے لگی بس دور سے ہی بادشاہی سلام! کہنے لگا دیکھو یہ ساری دنیا آ رہی ہے اور ان کے پاؤں کے نشان پڑے ہیں۔ لومڑی نے کہا صحیح ہے' پاؤں کے نشان سب کے نظر آ رہے ہیں مگر واپس کوئی نہیں آیا' سو ہم نے پاؤں کے نشان تمہارے گھر تک پہنچا دیئے ہیں' آگے تم ہمیں ظاہر کر دو معاملہ صاف ہو جائے گا۔

چار مذہب کہاں سے آئے؟

تم لوگ کہتے ہو کہ چار مذہب بہت ضروری ہیں' اس کے علاوہ کوئی دین نہیں ہے۔ اب اس کے بارے میں بھی اپنے حنفیوں کے فیصلے سنو! اس لئے کہ قرآن وحدیث سے تمہیں کوئی واسطہ نہیں۔ یہ ہے میرے ہاتھ میں کتاب " القول السدید فی بعض مسائل الاجتهاد و التقلید" تصنیف شیخ محمد بن عبدالعزیز المکی الحنفی ۔ یہ تمہارے حنفی عالم ہیں' صفحہ تین پر لکھتے ہیں:۔

الفصل الاول اعلم انه لم یکلف الله احدا من عباده بان یکون حنفیا او مالکیاً او شافعیا او حنبلیا بل اوجب علیهم الایمان بما بعث به محمداً ﷺ والعمل بشریعة.

کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو مجبور نہیں کیا ہے اور نہ حکم دیا ہے کہ وہ حنفی بنے یا مالکی بنے یا شافعی یا حنبلی بنے' کسی کو بھی ایسا حکم نہیں دیا گیا ہے' پھر تم نے کہاں سے لیا؟ آگے چل کر کہتے ہیں بلکہ انہیں حکم

دیا گیا ہے کہ محمد ﷺ جو شریعت لے کر آئے ہیں' اس پر ایمان لاؤ اور اس پر عمل کرو۔ کسی کو حنفی' شافعی' مالکی اور حنبلی ہونے کیلئے مجبور نہیں کیا۔ اب آپ کے مشہور عالم ملا علی قاری جن کو آپ کے مولوی صاحبان خوب بیان کرتے ہیں' دیکھتے ہیں کہ آپ لوگ ان کو بھی مانتے ہو یا نہیں؟ اس لئے کہ میرا تمہارے اوپر قرض ہے' ایک تو تمہارے پیر کا حوالہ پیش کیا' تم پیر صاحب (پیران پیر سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ) کو مانتے ہو یا نہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ اہل سنت اہل حدیث ہیں اور حنفی مرجیہ ہیں' اہل سنت نہیں ہیں۔ یہ ہے آپ کے پیر صاحب کا حوالہ اب آیئے آپ کے ملا علی قاری صاحب کا فیصلہ سنیں۔ یہ میرے ہاتھ میں ملا علی قاری کی ''شرح عین العلم'' ہے جس کے صفحہ ۴۴۶ جلد اول میں لکھتے ہیں کہ:۔

ومن المعلوم ان اللہ سبحانہ ما کلف احداً ان یکون حنیفاً او مالکیاً او شافعیاً او حنبلیاً.

کہتے ہیں کہ یہ بات ظاہر اور معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھی حکم نہیں دیا اور نہ ہی مجبور کیا ہے کہ وہ حنفی ہو یا مالکی ہو یا شافعی ہو یا حنبلی ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا ہے تو پھر یہ مذہب کہاں سے آئے؟ ادھر مولوی ادریس کاندھلوی صاحب فرماتے ہیں کہ صحابہ ؓ میں کوئی حنفی' شافعی' مالکی یا حنبلی نہ تھا۔ یہ آپ کے مولوی فقیر محمد جہلمی کہتے ہیں کہ تیسری چوتھی صدی میں یہ شروع ہوئے ہیں اور ملا علی قاری کہتے ہیں کہ کسی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے مجبور نہیں کیا ہے۔ پھر بات یہ ہوئی کہ ساری پابندیاں خود ساختہ اور خود عائد کردہ ہیں۔

آپ کو صاف صاف بتاتا ہوں کہ آپ کے مذہب میں نہ قرآن کی عزت نہ حدیث کی عزت ہے نہ اللہ تعالیٰ کی نہ رسول اللہ ﷺ کی عزت ہے' کان کھول کر سنو!

احناف کے نزدیک قرآن کی عزت

پہلے سنو کہ قرآن مجید کی آپ کے یہاں کیسی عزت ہے؟ کہتے ہو کہ ہم قرآن کو مانتے ہیں۔ یہ فتاویٰ قاضی خان ہے۔فتویٰ کی آپ کے یہاں مشہور کتاب ہے' جس میں آپ کے مذہب کے فتوے موجود ہیں۔صفحہ:۴۹۷ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"وتعلم الفقه اولی من تعلم تمام القرآن"

یعنی سارا قرآن سیکھنے سے فقہ کا سیکھنا زیادہ بہتر ہے۔

دوسری کتاب شامی ہے جس کے صفحہ:۳۹ پر بھی یہی عبارت درج ہے۔اب بتائیے قرآن کی عزت ہے آپ کے نزدیک؟ آپ لوگوں کے نزدیک قرآن کی عزت نہیں۔اب یہ مسئلہ کان کھول کر سنو اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر' کہیں ایسا نہ ہو کہ حرکت قلب بند ہو جائے Heart Fail ہو جائے۔فتاویٰ قاضی خان صفحہ:۷۸۰ میں تحریر ہے کہ:۔

والذی رعف فلا یرقأدمه فاراداں یکتب بدمه علی جبهة شیئا من القرآن قال ابوبکر الاسکاف یجوز قیل لو کتب بالبول قال لو کان فیه شفاء لا بأس به قیل لو کتب علی جلد میتة قال ان کان فیه شفاء جاز.

کہتے ہیں کہ نکسیر (یعنی ناک کے خون) سے پیشانی پر قرآن لکھنا جائز ہے (حالانکہ حنفیوں کے نزدیک خون ناپاک ہے) اور اس سے قرآن لکھنا بھی جائز' یہ ہے قرآن کی عزت۔ پوچھنے والا پوچھتا ہے اگر پیشاب سے لکھے تو پھر؟ کہا اگر شفاء ہو جائے تو لکھ سکتا ہے۔اب جواب دیجئے کہ قرآن کو مانتے ہو؟ قرآن کا پیشاب(1) سے لکھنا آپ لوگوں (یعنی احناف) کے نزدیک جائز ہے۔تم لوگوں کا قرآن پر ایمان بھی اسی قسم کا ہے۔باقی آپ کا قرآن سے کونسا واسطہ ہے؟

1۔ نقل کفر کفر نباشد۔مجوراً حقائق کی وضاحت کیلئے تحریر کرنا پڑ رہا ہے۔مترجم

یہ آپ کے مذہب کی کتاب شامی ہے' اس میں بھی یہ عبارت درج ہے اسی لئے پیر صاحب بیعت والے کہتے ہیں کہ شامی میں تو صرف شام لگی ہوئی ہے یعنی خوب مزہ آرہا ہے۔ اسی کتاب شامی کے صفحہ: ۲۱۰ جلد اول میں مرقوم ہے کہ:۔

لو رعف فكتب الفاتحة بالدم على جبهة و انفه جاز للاستشفار وبالبول ايضا ان علم به شفاء لا بأس به.

کہتے ہیں کہ جب نکسیر پھوٹ جائے پھر اس خون سے الحمد (سورۃ فاتحہ) اپنی پیشانی پر لکھے تو بھی جائز ہے اور شفاء کیلئے پیشاب سے لکھنا بھی جائز ہے۔

اب جواب دیجئے کہ تمہاری فقہ حنفیہ میں قرآن کی کیا عزت ہے؟

احناف کے نزدیک حدیث کی عزت

آیئے اب دیکھیں کہ حدیث کی آپ کے یہاں کیا عزت ہے؟ یہ فتاویٰ عالمگیری ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ہماری مرتب کردہ شریعت ہے' جس کو پانچ سو علماء نے بیٹھ کر مرتب کیا ہے اس کے صفحہ: ۲۷۷ جلد پنجم میں تحریر ہے کہ:۔

" طلب الاحاديث حرفة المفاليس"

یعنی حدیث کی طلب اور حدیثوں کو سیکھنا مفلسوں کا کام ہے۔

اس لئے فقہ پڑھو گے تو مالدار بن جاؤ گے چونکہ اس کے اندر سب کچھ جائز ہے۔ اس کے اندر بہت مزے ہیں...... اور ان بیچاروں (حدیث کے طالبوں) کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔ پھر فقیر نہ ہوں گے تو اور کیا ہوں گے؟ یہ ہے آپ لوگوں کے نزدیک حدیث کی عزت۔ جب تمہارے پاس نہ قرآن کی عزت ہے نہ حدیث کی عزت ہے تو پھر کس کے پیچھے لگے ہوئے ہو؟ حدیث اور قرآن سے تمہارا کوئی واسطہ رہا ہی نہیں' باقی رہے اقوال' قیاس اور آراء سو یہ آپ کے نصیب میں ہیں' ہمارے لئے قرآن وحدیث ہی کافی ہیں۔

احناف کے چند عجیب و غریب مسائل

اس کے بعد اب دل چاہتا ہے کہ دو تین مزید ار مسئلے آپ لوگوں کو سناؤں۔ سب نہیں سناؤں گا پھر دیکھتا ہوں کہ تم لوگوں کا ردعمل کیا ہوتا ہے؟ اور پھر بھی باز نہ آئے یا کوئی ایسا دھما کہ کیا تو پھر میں دوبارہ آ کر تمہارا ایسا کچا چٹھا کھولوں گا کہ یاد رکھو گے۔ تمہاری سب کتابیں میرے پاس موجود ہیں۔ یہ میں بتائے دیتا ہوں میں اب پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ اپنی روش بدلو! تم شوق سے اپنا مذہب بیان کرو، خوش دلی سے دلائل دو، ہماری دلیلوں کا جواب اخلاق سے دو ہم بھی دلائل سے جواب دیں گے پھر عوام خود فیصلہ کریں گے، ہمارے پاس شوق سے آپ کے علماء آئیں، ہم ان کی عزت کریں گے، لاکھ مرتبہ آئیں بسر وچشم ہمارے سر آنکھوں پر لیکن اخلاق کے ساتھ۔ مگر یہ طریقہ جو تم لوگوں نے اختیار کیا ہے سو اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایسے تمہارے گندے مسئلے بتاؤں گا کہ تم سن کر تڑپو گے اور تمہاری غیرت جوش میں آ جائے گی۔

جبری طلاق (زبردستی کی طلاق)

تمہارا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ جبری طلاق ہو جاتی ہے یعنی کوئی شخص کسی کی بیوی کو زبردستی طلاق دلوا دے تو تمہارے مذہب میں طلاق واقع ہو جائے گی حالانکہ حدیث میں ہے کہ:۔

"لا طلاق فی اغلاق". (ابوداود، ابن ماجه)

یعنی جبری طلاق ہوتی ہی نہیں۔

مگر آپ لوگوں کے نزدیک ہو جاتی ہے۔ اب مجھے بتایئے حکام، اُمراء با اثر، صاحب ثروت لوگوں کا فائدہ ہے یا نہیں؟ بڑے بڑے حکام، امراء با اثر وڈیرے اور زمیندار کیوں حنفی نہ بنیں جس کی بیوی پسند آئی تو جبری طلاق دلا کر حاصل کر لی۔ بادشاہ اسی لئے حنفی بنے، اس لئے کہ ان کیلئے حنفی مذہب میں بہت سی رعایتیں ہیں۔ تم لوگوں نے حنفیت کو اس لئے اختیار کیا ہے تا کہ لوگوں کو ناجائز سہولتیں دی جائیں حالانکہ تمہارے پاس کوئی آئین نہیں ہے جبکہ ہمارے پاس انصاف اور عدل پر مبنی آئین موجود ہے۔

محدّثین کی کتاب الصلوٰۃ

آپ لوگ کہتے ہیں کہ امام محمد بن حسن شیبانی نے سب سے پہلے نماز کی کتاب ''الجامع الصغیر'' لکھی ہے اور مزید (بطورِ چیلنج) کہتے ہو کہ ان سے پہلے کوئی نماز کی کتاب دکھاؤ۔ یہ میرے ہاتھ میں آپ کے حنفی عالم کی لکھی ہوئی کتاب ''ھدیۃ العارفین'' ہے جس کے صفحہ: ۲۰۶ جلد اول میں ابن علیہ کے بارے میں بتاتا ہے جو ۱۹۳ھ ہجری میں فوت ہوا ہے اور امام محمد کے زمانہ کا عالم ہے کہتا ہے کہ اس نے (یعنی ابن علیہ نے) یہ کتابیں تحریر کی ہیں:۔

1۔ تفسیر قرآن 2۔ کتاب الصلوٰۃ 3۔ کتاب الطہارہ 4۔ کتاب المناسک

اس کا مطلب یہ ہوا کہ محدثین کرام نے شروع ہی میں کتابیں تحریر کی ہیں' یہ تم لوگوں کا بہتان ہے کہ سب سے پہلے امام محمد نے کتاب لکھی ہے۔

جھوٹی گواہی

لیکن تم لوگ پھر بھی امام محمد کی تصنیف کردہ کتاب ''جامع صغیر'' کو ہی تسلیم کرتے ہو۔ اسی کتاب میں یہ مسئلہ موجود ہے۔[1] امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں۔ صحت کا انحصار اسی کے سر پر ہے۔ (ا) فرماتے ہیں کہ کوئی عورت کہے فلاں آدمی میرا شوہر ہے' نکاح بھی اس کا نہیں ہوا' شادی بھی نہیں ہوئی' صرف گواہ کہیں کہ فلاں آدمی اس کا شوہر ہے پھر اگر قاضی نے یہ فیصلہ دیا کہ اب یہ اس کی بیوی ہے تو وہ بیوی ہوگئی۔ اللہ لگتی بات کہو کہ کیا وہ اس کی بیوی ہوگی؟ اس کیلئے حلال ہے؟ امام محمد ''جامع صغیر'' میں امام ابو حنیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ اس کی بیوی ہوگی۔ ''**وسع المقام معها**'' یعنی اس کے ساتھ ہمبستری بھی کرسکتا ہے اس لئے کہ ان کا قاعدہ ہے کہ فیصلہ ظاہر باطنی کو بھی شامل ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ سے بڑا دوسرا کوئی قاضی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ

1۔ یعنی یہ ناقل کی ذمہ داری ہے اور نقل کرنے والا بھی احناف کا عظیم فقیہہ ہے۔ مترجم

آپ ﷺ نے خودفرمایا صحیح مسلم کی حدیث ہے:۔

انـمـا انـا بشـر مثلكم انكم تختصمون الى ولعل بعضكم الحن من بعض بحجة.

یعنی جب تم میرے پاس کسی فیصلہ کیلئے آتے ہو تو میں کہتا ہوں کہ میں بھی انسان ہوں۔ کچھ لوگ تم میں سے گفتگو کرنے میں چالاک، چرب زبان ہوتے ہیں، میں ان لوگوں کی گفتگو سن کر فیصلہ دے دیتا ہوں۔ اگر وہ اس کا مستحق نہ ہو تو نہ لے۔ " انـمـا اقـطـع لـه قطعة من النار " یعنی میں اس کو کوئی چیز نہیں دوں گا بلکہ جہنم کی آگ دوں گا(۱) وہ مجھ سے نہ لے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ آگ کا انگارہ ہے جہنم کی آگ ہے اور اس کے برعکس امام محمد فرماتے ہیں کہ بڑے شوق سے حاصل کرے۔ یہ ہیں تمہارے مسائل۔

رسول اللہ ﷺ کی شان میں نازیبا الفاظ

اب آیئے جناب تیسرا مسئلہ ذمیوں کا ہے۔ ذمی اسے کہتے ہیں جو ہمارے ملک میں غیر مسلم کی حیثیت سے رہتا ہے مگر ہماری ذمہ داری کے ساتھ یعنی ہمارے ساتھ اس کا عہد اور اقرار ہوتا ہے اور جو ہماری شرائط ہیں اس کی اسے پابندی کرنی ہوگی مثلاً اسلام پر حملہ نہ کرے گا، اسلامی مذہب کے خلاف اپنے مذہب کا پرچار نہیں کرے گا وغیرہ۔ ان تمام شرائط کو پورا کرے گا، تب ہمارے اوپر اس کی ذمہ داری ہے یعنی اس کی جان و مال کی حفاظت اسلامی حکومت کا فرض ہے، اگر اس کا کوئی نقصان ہو گیا تو (اسلامی حکومت) کو (تاوان) بھرنا پڑے گا جس طرح مسلمان کیلئے بھرنا پڑتا ہے جس طرح دوسرے مسلمان کا قصاص لیا جائے گا اسی طرح ان کو بھی قصاص دلایا جائے گا۔ جس طرح مسلمانوں کیلئے دیت اور ذمہ ہے اسی طرح ان کیلئے بھی دیت اور ذمہ ہے۔ یہ اسلام کا فیصلہ ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ کوئی ایسی حرکت نہیں

1۔ یعنی اگر وہ اس فیصلہ (چیز) کا مستحق نہیں ہے اور پھر بھی وہ اس نے لے لیا تو سمجھ لو کہ وہ جہنم کا انگارہ لے رہا ہے......... مترجم)

کرے گا جس سے اس کا ذمہ ٹوٹ جائے ورنہ یہ حق نہیں دیا جائے گا۔ وہ ذمہ کون کون سی باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے' دوسری باتیں تو چھوڑیئے (صرف یہی کافی ہے) مسئلہ ہے کہ اگر کسی مسلمان عورت سے زنا کرلے تو کیا ذمہ رہے گا؟ نہیں ہرگز نہیں لیکن آپ کے احناف کہتے ہیں کہ رہے گا' جزیہ اور لگان دینے سے انکار کرتا ہے تب بھی ذمہ رہے گا؟ ہرگز نہیں لیکن آپ کے احناف کہتے ہیں کہ رہے گا۔ اب آئیے سینہ پر ہاتھ رکھ کر سنیئے۔ کنز الدقائق اور ہدایہ سب میں لکھا ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینے سے بھی ان کا ذمہ نہیں ٹوٹے گا۔ تم لوگوں کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی یہ عزت ہے۔ کنز صفحہ ۲۹ میں الفاظ ہیں کہ:۔

لا ینتقض عهده بالاباء عن الجزیة و الزنا بالمسلمة وقتل مسلم و سب النبی علیه السلام.

یعنی جزیہ دینے سے انکار کرے' کسی مسلمان عورت سے زنا کرے یا مسلمان کو قتل کرے اور رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دے تب بھی اس کا ذمہ یعنی ذمی کا عہد نہیں ٹوٹے گا۔

یہ ہے تمہارا مذہب جو فقہ کا فیصلہ ہے۔

قرآن کی سورتوں کا انکار

اب سوچیئے جو کوئی قرآن کے کسی لفظ کا انکار کردے تو کیا وہ مسلمان رہے گا یا کافر؟ غور کریں چاہے کوئی چھوٹی سی سورۃ ہو مثلاً "قل هو الله' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس"۔ ان کا انکار کرے تو پھر وہ مسلمان رہے گا یا کافر ہوجائے گا؟ یقیناً کافر ہوجائے گا۔ اب سنیئے۔ تمہارا مذہب کیا کہتا ہے؟ یہ فتاویٰ عالمگیری میرے ہاتھ میں ہے' اس کے صفحہ ۲۶۷ جلد دوم میں ہے:۔

اذا انکر الرجل کون المعوذتین من القرآن لا یکفر.

یعنی جو کوئی آدمی انکار کرے کہ **قل اعوذ برب الفلق** اور **قل اعوذ برب الناس** قرآن کی سورتیں نہیں ہیں تو اس کو کافر نہ کہا جائے۔

یہ تمہارے نزدیک قرآن کی عزت ہے۔

سورۃ فاتحہ کا انکار

تاریخ ابن عساکر میں ایک واقعہ ہے کہ محدث حاتم عفکی رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک حنفی فقیہہ آیا، آتے ہی اس کو دبایا یعنی پریشر میں لیا اور کہا کہ تو ہے وہ شخص جو لوگوں کو کہتا ہے کہ امام کے پیچھے الحمد پڑھا کرو۔ اس کے سوا نماز نہ ہوگی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ میں کہتا ہوں اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ جو شخص الحمد نہیں پڑھے گا اس کی نماز نہیں ہوگی۔ کہنے لگا کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ ایسا نہیں کہہ سکتے۔ الحمد (یعنی سورہ فاتحہ) تو ان کے زمانہ میں نازل ہی نہیں ہوئی، یہ تو عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نازل ہوئی ہے۔

شرم کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ قرآن کا بھی انکار اور ختم نبوت کا بھی انکار (۱)

ختم نبوت کو کون مانتا ہے؟

ختم نبوت کو بھی یہ جس طرح تسلیم کرتے ہیں وہ بھی آپ لوگوں کو سناتا ہوں۔ جب رسول اللہ ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ جاری رہا تو پھر ختم نبوت تو نہیں رہی۔ یہ میرے پاس مولوی محمد قاسم نانوتوی، بانی دار العلوم دیوبند کی کتاب ''تحذیر الناس'' موجود ہے۔ قرآن میں ہے کہ:۔

﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ .(الاحزاب:۴۰)

رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔

مسلمانوں کا یہ اہم عقیدہ ہے، ہم کہتے ہیں یہ آپ ﷺ کی عظیم ترین فضیلت ہے کہ آپ آخری نبی ہیں، جو کوئی رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی مانے تو کیا آپ ﷺ (اس نام نہاد مسلم کی نظر میں) خاتم النبیین رہیں گے؟ ہرگز نہیں۔ تحذیر الناس صفحہ:۱۲ میں لکھتے ہیں کہ ''اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدیہ ﷺ میں فرق نہیں آئیگا''۔ مانا کہ دوسرا نبی آئے گا، تب بھی آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں پھر کیسے

1۔ کس منہ سے قادیانیوں کو ختم نبوت کا منکر کہتے ہو؟۔ مترجم

خاتم النبیین رہے؟ نبوت کی جگہ کو تم نے خود توڑا ہے' اس میں تم نے خود رخنہ اندازی کی ہے۔ مرزائی بھی تو ایک امتی ہی کو آگے کرتے ہیں۔ آپ نے بھی امتی کو آگے کیا ہے۔ نبی کے پیچھے نہ آپ ہیں' نہ وہ ہیں۔ بات ایک ہی ہے' ''تم ایک ہی گائے کے چور ہو''۔(۱)

میرے دوستو! یہ جو آپ نے ڈھونگ رچایا ہے اس سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ انگریزوں کے زمانہ سے تمہاری جماعت شروع ہوئی' مدرسہ دارالعلوم دیوبند انگریزوں کے زمانے سے شروع ہوا ہے' اس سے قبل دیوبند کا نام ہی نہیں تھا(۲) اہلحدیث رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے چلے آرہے ہیں' تمہارے احناف اکابرین کی گواہیاں' شہادتیں اس سے قبل پیش کر چکا ہوں' اس کے علاوہ تمہیں اور کیا چاہیئے؟

رسول اللہ ﷺ نے دین کو مکمل پہنچایا ہے

آپ ﷺ دین کے ہر چھوٹے بڑے مسئلہ کو اچھے طریقے سے سمجھا چکے ہیں' خاص طور سے نماز پنج وقتہ جماعت کے ساتھ پڑھائی تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ کر نماز سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں اور انہوں نے ایک دوسرے کو سکھا کر اپنی نماز کا نقشہ ہم تک پہنچایا۔ مگر اب سننے میں آرہا ہے' کہتے ہیں کہ نماز تفصیل وار حدیث میں بیان نہیں ہوئی ہے اور نماز کے کئی مسئلہ حدیث میں نہیں ہیں بلکہ فقہ میں تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں مگر یہ سفید جھوٹ ہے۔ حدیث میں نماز کا ایک ایک مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ محدثین رحمہم اللہ نے اپنی کتابوں میں ایک ایک مسئلے کیلئے الگ الگ باب قائم کر کے اس کے تحت احادیث کا ذکر کر کے مسائل بیان کئے ہیں۔ ایسی حقیقت کا انکار کرنا دن میں سورج کے انکار کے مترادف ہے بلکہ یہ چاروں فقہ والے اپنے مسائل احادیث سے ثابت کرنے

1۔ یہ محاورہ ہے یعنی نظریہ دونوں کا ایک ہی ہے۔ مترجم

2۔ یہ صرف ہمارا کہنا نہیں بلکہ یہ بات تو زبان زدعام ہے۔ مثلاً بریلوی مکتب فکر کے رہنما مولانا شاہ احمد نورانی کا کہنا ہے کہ مدرسہ دیوبند انگریزوں نے قائم کیا۔ اس سے اختلافات پیدا ہوئے۔ ملاحظہ ہو جنگ سنڈے میگزین 3 تا 9 مارچ 2002ء۔ (عبدالحمید گوندل)

کی کوشش کرتے ہیں' یہ ایک ایسا جھوٹ ہے جو کوئی جاہل آدمی بھی نہیں کہہ سکتا اس لئے کہ حدیث میں مسائل بیان نہیں ہوئے ہیں تو پھر فقہ والے کہاں سے لے آئے؟ اس طرح ان کا یہ دعویٰ غلط ٹھہرتا ہے کہ ہماری فقہ حدیث سے لی گئی ہے یا حدیث کا نچوڑ ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ' رسول اللہ ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ. (المائدہ:۶۷)

یعنی جو تمہارے پاس اللہ کا پیغام آیا ہے سو دوسروں تک پہنچا دو ورنہ آپ نے رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔

پھر جب تم یہ کہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں مکمل نماز کا بیان نہیں ہے تو در حقیقت یہ نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ کی ذات پر خیانت کا الزام لگانا ہے اور بہتان بھی کہ آپ ﷺ نے نماز جیسے اہم دینی معاملے کی بابت احکام اور مسائل نہیں سمجھائے حالانکہ کوئی بھی مسلمان ایسے بہتان کی جرات نہیں کر سکتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ کسی کو لاعلمی کی بناء پر کوئی مسئلہ معلوم نہ ہوا ہو تو یہ اس کا علمی قصور ہے نہ کہ حدیث کا۔ تم شوق سے ایسے بہتان لگا کر احادیث کے مسئلے چھپاتے رہو مگر ان شاء اللہ اہلحدیث انہیں ظاہر کریں گے اور کرتے رہیں گے۔

دیو بندی کلمہ اور درود

تمہارے دیو بندی مذہب کا یہ حال ہے کہ رسالہ ''الامداد'' تھانہ بھون ماہ صفر ۱۳۳۶ھ عدد ۸ جلد: ۳ جس میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے مضامین' تقریریں اور فتوے درج ہیں اس کے صفحہ ۳۴۔۳۵ میں ایک واقعہ درج ہے جو آپ حضرات کی عبرت کیلئے پیش کیا جاتا ہے ان کا ایک مرید لکھتا ہے کہ:۔

''ایک دفعہ رامپور ریاست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب جو طالب علم تھے' ان کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور (اشرف علی) سے بیعت یافتہ ہیں اس لئے ان سے اور بھی محبت ہو گئی تو اثناء گفتگو معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھانہ بھون سے دو رسالے ''الامداد'' اور ''حسن العزیز'' بھی ماہوار آتے ہیں۔ بندہ نے

ان کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو ان مولوی صاحب طالبعلم نے مجھ کو دیکھنے کے واسطے دیئے۔ الحمدللہ جو لطف ان سے اٹھایا' بیان سے باہر ہے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ ''حسن العزیز'' دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سوجانے کا ارادہ کیا۔ رسالہ ''حسن العزیز'' کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہوگئی اس لئے رسالہ ''حسن العزیز'' کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سوگیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف ''لا الـہ الا اللہ محـمد رسول اللہ ﷺ'' پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (اشرف علی) کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف پڑھنے میں' اس کو صحیح پڑھنا چاہئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں' دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان پر بے ساختہ بجائے رسول اللہ ﷺ کے نام کی جگہ اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور (اشرف علی) کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی' زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہی رہی۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے۔ اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں:۔

اللّٰھم صل علی سیدنا ونبینا ومولنا اشرف علی.

حالانکہ اب بیدار ہوں' خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں' مجبور ہوں' زبان اپنے قابو میں نہیں'

اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی‘ خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

اس کے جواب میں مولوی اشرف علی لکھتے ہیں کہ ''اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے''۔

غور کیجئے کہ مولوی اشرف علی صاحب سائل کو اس غلط کلمہ یا صلوٰۃ (درود) کی بابت کسی قسم کی تنبیہ نہیں کرتے۔ یا توبہ استغفار کے بارہ میں نہیں سکھاتے بلکہ اس فعل کو صحیح قرار دیتے ہیں یعنی جس کا تو نام لیتا ہے (کلمہ اور درود جس کے نام پر پڑھتا ہے) اور جس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ بھی سنت کا تابعدار ہے۔ یہ ہیں آپ کے دیوبندی پیر اور اس کے مرید۔

مذھب اھلحدیث کی تصدیق

احناف کی زبانی

آخر میں ہندوستان کے مایہ ناز حنفی عالم مولوی عبدالحیٔ صاحب لکھنوی رحمہ اللہ جن کی علمیت اور تحقیق پر تم احناف کو ناز ہے‘ وہ اپنی کتاب ''امام الکلام'' صفحہ: ۲۱۶ طبع پاکستان میں اہلحدیث کی حقانیت کو اس طرح بیان کرتے ہیں:۔

ومن نظر بنظر الانصاف وغاص بحار الفقه والاصول مجتنبا عن الاعتساف يعلم علما يقينا ان اكثر المسائل الفرعية والاصلية التى اختلف العلماء فيها فمذهب المحدثين فيها اقوى من مذاهب غيرهم وانى كلما اسير فى شعب الاختلاف اجد قول المحدثين فيه قريبا من الانصاف فلله درهم وعليه شكرهم كيف لا وهم ورثة النبى ﷺ حقار نواب شرعه صدقا حشرنا الله فى زمرتهم واماتنا على حبهم وسيرتهم.

یعنی جو بھی انصاف کی نظر سے دیکھے گا اور بے انصافی سے بچ کر فقہ اور اصول کے سمندر میں غوطہ لگائے گا تو یقین کے ساتھ جان لے گا کہ اصولی اور فروعی مسئلوں میں‘ جن میں علماء کا

اختلاف ہے ان میں اہلحدیث کا مذہب سب سے زیادہ مضبوط (قوی) ہے اور میں جب بھی اختلافی مسئلہ میں غور کرتا ہوں تو مجھے اہلحدیث کا قول انصاف کے قریب نظر آتا ہے۔ اللہ انہیں کیوں پیار اور اجر نہ دے کیونکہ یہی رسول اللہ ﷺ کے حقیقی وارث اور ان کی شریعت کے سچے نائب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قیامت کے دن انہی کی جماعت میں اٹھائے اور انہی کے طریقے' محبت اور راستے پر موت دے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ لوگوں کو سمجھ عطا فرمادے کہ حق کو سمجھیں۔ یہ مختصر سا بیان جو آپ کے سامنے پیش کیا ہے دوبارہ آپ لوگوں کے گوش گزار کردوں کہ براہِ مہربانی ہمیں نہ چھیڑو' اپنے حال پر رحم کھاؤ' کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔

یانا طحا جبلا اشفق علی رأسک ولا تشفق علی الجبل

او پہاڑ پر ٹکر مانے والو! پہاڑ کو نہ دیکھو بلکہ اپنے سر کو دیکھو۔ تم شوق سے اپنی فقہ پر قیاس کرو' اپنے مذہب حنفی پر قیاس کرو' ہمارے اوپر کوئی اعتراض نہ کرو' میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ اگر تم نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو اللہ کی قسم میں تمہاری سب کتابیں جن میں گندے گندے مسئلے ہیں ان کو نکال کر میدان میں رکھ دوں گا' اس لئے ہمیں نہ چھیڑو۔ باقی ہزار مرتبہ تمہارے مولوی آئیں' وہ مولوی خود میرے پاس آئیں' میں مہمانوں کی طرح ان کی عزت کروں گا' تم لوگوں کو اپنا مذہب شوق سے سناؤ' اپنی دلیل بتاؤ' ہماری دلیلوں کا جواب دو' کوئی کسی کو برا بھلا نہ کہے' کسی پر حملہ نہ کرے' ہم بھی جواب دیں گے اور اپنے دلائل دیں گے' پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے آنکھیں عنایت کی ہیں' اللہ تمہیں دل (بصیرت) بھی عنایت کرے' تم انصاف سے سب کی باتیں سنو' جو بات تمہیں حق لگے وہ لے لو۔ یہ آسان بات ہے باقی ضد اور تعصب کا کوئی علاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو سمجھ عطا فرماوے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلک اہل حدیث

کی

امتیازی خوبیاں

☆ اس مسلک میں اعتدال کا ایک حسن ہے۔

☆ یہاں بے داغ اور بے لچک توحید ہے۔

☆ یہاں ضابطہ حیات' اسوۂ رسول اللہ ﷺ ہے۔

☆ یہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے لامحدود محبت بھی ہے اور اہل بیت سے والہانہ عقیدت بھی۔

☆ یہاں ائمہ کرام اور اولیاء دین کی بہت زیادہ عزت و تعظیم ہے۔

☆ یہاں صحیح حدیث کو ائمہ کے قول پر ترجیح دینے کا ذوق بھی ہے اور فقہاء کرام کی بہترین کاوشوں کا اعتراف بھی۔

☆ یہاں احکام شریعت کی پیروی بھی لازم ہے اور نفس کو پاک کرنے کا شغل بھی۔

ہماری چند اہم مطبوعات

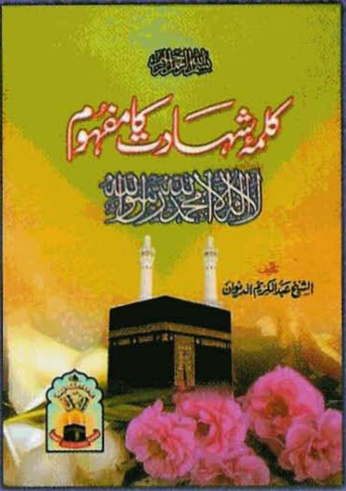

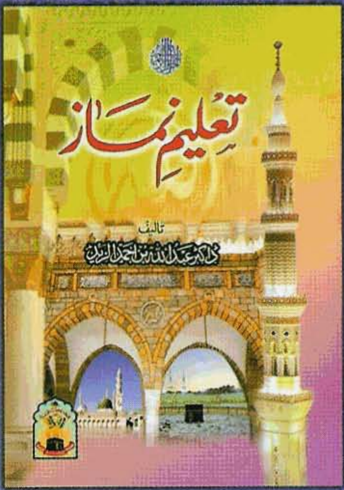

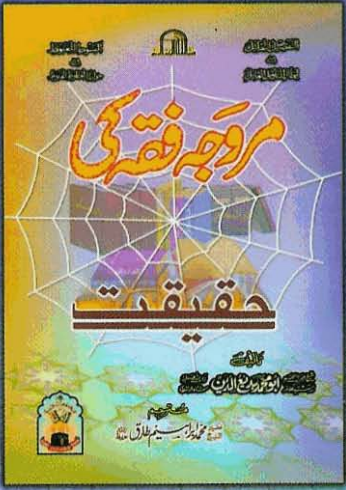

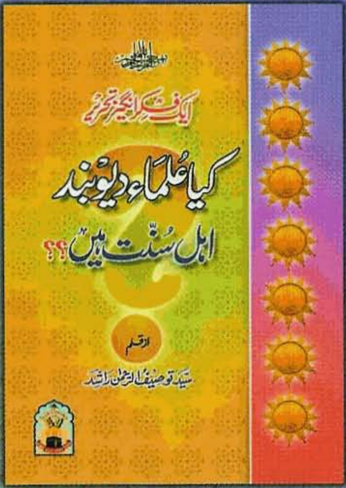

Designed by Fair Fan

الدار الراشدیہ

نزد جامع مسجد اہلحدیث الراشدی، گلی نمبر ا، موسیٰ لین، لیاری، کراچی۔